منتخب سرائیکی کلام

حمل لغاری

مرتبہ: محمد اسلم رسول پوری

بزمِ ثقافت • ملتان

منتخب سرائیکی کلام

حمل لغاری

مُرتب

مُحمّد اسلم رسُول پُوری

بزمِ ثقافت ۔ محلہ مائی مہربان ملتان

باراوّل	۱۹۸۹ء
تعداد	۵۰۰
ناشر	ڈاکٹر عاشق محمد خان دُرّانی صدر، بزم ثقافت، مُلتان
قیمت	۵۵/روپے
کتابت	اعجاز ڈیروی بی۔اے
مطبع	منظور پرنٹنگ پریس لاہور
باہتمام:	کاروانِ ادب، ملتان صدر

فہرست

عرضِ ناشر

بزمِ ثقافت ملتان ایک پرانا اشاعتی ادارہ ہے۔ اور اس نے بہت سی علمی و ادبی کتابیں شائع کی ہیں۔ گذشتہ کچھ سالوں سے اس ادارے نے سندھ کے سرائیکی شاعروں کے کلام کا انتخاب شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ اور اس سلسلے میں معروف صوفی شاعر حضرت سچل سرمست اور قادربخش بیدل کے انتخاب الگ الگ کتابی صورت میں شائع کرکے منظرِ عام پر لاچکی ہے۔ حمّل لغاری اس سلسلے کی تیسری کڑی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ بھی پہلی دو کتابوں کی طرح مقبولیت عام حاصل کرے گی۔

میں اس سلسلے میں محمّد اسلم رسول پوری کا شکر گزار ہوں جنہوں نے پہلی دو کتابوں کی طرح حمّل لغاری کی ترتیب میں بھی محنت سے کام لیا ہے اور حمّل لغاری کے کلام کے انتخاب کے ساتھ ساتھ ان کے حالاتِ زندگی اور شاعری پر بھی تفصیل سے روشنی

ڈالی ہے۔
مجھے قارئین سے امید ہے کہ وہ اس کتاب کے بارے میں اپنی آراء سے ضرور مطلع فرمائیں گے۔

ڈاکٹر عاشق محمد خان درانی
صدر بزم ثقافت ملتان

حصّہ اوّل

حمل لغاری کے حالاتِ زندگی

حمل لغاری بلوچ قبیلے کی شاخ لغاری سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا شجرہ جو اُن کے اپنے قلم سے لکھا ہوا ملتا ہے حضرت حمزہؓ سے ہوتا ہوا حضرت آدمؑ تک جا پہنچتا ہے۔ لیکن حقیقتاً یہ شجرہ قیاسی ہے۔ اور اس میں بے شمار تاریخی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ البتہ ان کا یہ شجرہ یہاں تک معتبر ہے۔

حمل لغاری بن رحیم خان بن محمد خان بن حاجی دلیل خان بن مرزا خان بن لطل خان بن چھتہ خان بن حسن خان بن بہلول خان بن بکھر خان بن ڈھینگہ خان بن سیرک۔

سیرک کی وجہ سے لغاری قبیلے کی یہ شاخ سیرکانی کہلاتی ہے۔ لیکن حمل لغاری کا خاندان اپنے ایک بزرگ بہلول خان کی وجہ سے بہلولانی لغاری بھی کہلاتا ہے۔

ابتدا میں حمل لغاری کا خاندان شاہ پور متھرا سے ڈیرہ غازی خان ہجرت کر آیا۔ یہ خاندان میر لشکر خان (جن کا مزار شاہ پور متھرا میں ہے) کی اولاد میں سے تھا۔ ڈیرہ غازی خان میں ایک طویل مدت تک قیام کے بعد ٹالپوروں کے ابتدائی عہد میں یہ خاندان پھر سندھ کی طرف منتقل ہو گیا۔ اور خیرپور ریاست میں جا آباد ہوا۔ اور وہاں اس نے اپنا قصبہ میر خان لغاری کے نام سے آباد کیا۔

حمل لغاری اپنے خاندان کے اس آباد کئے ہوئے قصبے میں ۱۸۱۰ء میں پیدا ہوئے۔ اس وقت لغاری خاندان کا رئیس سعید خان تھا۔ جو

میر کرم علی خان (۱۸۱۲ء تا ۱۸۲۸ء) اور پھر میر مراد علی خان (۱۸۲۸ء تا ۱۸۳۳ء) کی طرف سے مبنزل کوٹ کا نواب رہا۔ حمل لغاری کی تعلیم و تربیت سعید خان کی زیر نگرانی ہوئی۔ اپنی ذکاوت اور ذہانت کی وجہ سے حمل لغاری نے مروجہ روایات کے مطابق فارسی کی اعلیٰ تعلیم پائی۔

انھیں ایام میں حمل لغاری کا خاندان اپنے قصبے سے پھر ہجرت کرکے سکرنڈ کے نزدیک جاکر آباد ہوا۔ وہاں اس نے اپنا نیا قصبہ "محمود خان لغاری" کے نام سے آباد کیا۔ حمل لغاری اس وقت جوان تھے۔ انہوں نے وہاں ایک مکتب جاری کیا۔ جہاں ہزاروں طلباء نے تعلیم پائی۔ ان میں میر بختیار خان کے فرزند میر خان اور غلام خان کے علاوہ حمل لغاری کا اپنا بیٹا محمد رحیم خان بھی شامل تھا۔

حمل لغاری ایک ہنرمند اُستاد ثابت ہوئے۔ ان کی سبکدوشی کے بعد قاضی اللہ داد عباسی ان کے جانشین مقرر ہوئے۔ لیکن جب کبھی حمل لغاری وہاں سے گزرتے۔ تو قاضی صاحب ان سے درخواست کرتے کہ وہ کچھ دیر کے لئے طلباء کو درس دیں۔ حمل لغاری کی اعلیٰ قابلیت اور مترنم آواز کی وجہ سے درس میں ایک لطف پیدا ہو جاتا۔

حمل لغاری کے اپنے وقت کے حاکموں سے گہرے مراسم تھے۔ میر علی مراد خان سے ان کا دوستانہ تھا۔ حمل لغاری جب بھی میر صاحب سے ملنے جاتے تو سرکاری مہمان خانے میں ٹھہرائے جاتے۔ میر صاحب نے پہلے حمل لغاری کا دو روپیہ روزینہ اور پھر ششماہی وظیفہ بھی مقرر کر رکھا تھا۔ میر صاحب کی وفات کے بعد ان کے فرزند میر شاہ نواز خان سے بھی حمل لغاری کا یارانہ رہا۔ ایک رات حمل لغاری میر شاہنواز کے ہاں

مہمان ٹھہرے ۔ لیکن نوکروں نے رات کو ان کے گھوڑے کو نہ دانہ ڈالا اور نہ اصطبل میں باندھا ۔ صبح سویرے جو حمل لغاری مہمان خانے سے دربار میں پہنچے تو میر صاحب نے ان سے رات کی خیریت پوچھی ۔ اس پر حمل لغاری نے فی البدیہہ کہا ؎

کوٹ وِچ جو گوڑ ڈٹھو سے سو ڈ بینہہ کنوں بھی ڈوڑا
اگو تے لاء کوئی اُٹھ انیسوں نہ تے لنگھن مرسی گھوڑا

پیر صاحب پگاڑا سے بھی حمل لغاری کے تعلقات بہت اچھے تھے ۔ کیونکہ اُن کے کئی رشتہ دار پیر صاحب کے مُرید تھے ۔ حمل لغاری کے ابتدائی تعلقات پیر علی گوہر شاہ المتخلص بہ اصغر (وفات ۱۸۴۶ء) سے قائم ہوئے ۔ جو خود بھی شاعر تھے اور حمل لغاری کی شاعری کے بھی مداح تھے ۔ انہوں نے حمل لغاری کی نظم سی حرفی ہیر رانجھا کی بے حد تعریف فرمائی تھی ۔ پیر علی گوہر شاہ اصغر کے بعد حمل لغاری کے تعلق پیر حزب اللہ شاہ صاحب (وفات ۱۸۹۰ء) سے بھی قائم رہے ۔ پیر حزب اللہ شاہ کو حمل لغاری سے گہری محبت تھی ۔ اس لئے انہوں نے انھیں "فقیر" کا لقب عنایت کیا ۔ جو اس دور میں باکمال مشائخ اپنے محبوب مریدوں کو دیا کرتے تھے ۔ چنانچہ حمل لغاری کو حمل فقیر بھی کہا جاتا ہے ۔

اگرچہ حمل لغاری کے پیر صاحبان پگاڑا سے گہرے مراسم رہے لیکن اس کے ساتھ وہ مکان لُواری (تحصیل بدین ضلع حیدرآباد) کے بزرگوں سے بھی گہری عقیدت رکھتے تھے ۔ اس لئے انہوں نے اپنی نظم "سلسلہ شاہانِ نقشبنداں" میں خواجہ محمد زمان کو اپنا پیر کہا ہے ۔

لیکن زیادہ تریہ سمجھا جاتا ہے کہ حمّل لغاری نے دراصل خواجہ محمد زمان صاحب کے فرزندِ ارجمند شاہ مدنی محمد حسن (۱۸۱۹ء تا ۱۸۸۰ء) کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ کیونکہ ان کی بہت سی نظموں میں اس بات کا اشارہ ملتا ہے۔

حمّل لغاری نے دو شادیاں کیں۔ پہلی بیوی سے ایک بیٹا محمد رحیم اور ایک بیٹی مریم بی بی پیدا ہوئے۔ اور دوسری بیوی سے دو بیٹیاں سیانی بی بی اور بیبو بی بی نے جنم لیا۔ حمّل لغاری کے بیٹے محمد رحیم نے فارسی کی اعلیٰ تعلیم پائی تھی اور انگریزی حکومت میں اسلحہ دار مقرر ہوئے۔ لیکن حمّل لغاری کی ہدایت پر انگریزوں کی ملازمت ترک کر کے میر غلام حیدر خان کے پاس نوکری کر لی۔

حمّل لغاری نے جنوری ۱۸۷۹ء اپنے گاؤں محمود خان لغاری میں ہفتے کی رات کو وفات پائی۔ بیماری کے دوران جب ان کا ایک عزیز دوست اور شاگرد ملنے آیا تو حمّل لغاری نے یہ شعر پڑھا ؎

وقت نیکاں گذشت کار دزداں رسید
باغ راغاں گرفت بلبل حیراں پرید!

وفات کے بعد حمّل لغاری کو ابراہیم شاہ کے معروف قبرستان میں دفن کیا گیا۔ جہاں آج بھی ان کی مزار پر کتبہ موجود ہے۔

حمّل لغاری ایک ذہین، پڑھے لکھے اور صاحبِ ذوق انسان تھے وہ خوش طبع، ہنس مکھ اور مجلسی شخص تھے۔ حاضر جوابی اور نکتہ سنجی ان کی فطرت کا جزو تھیں۔ انہوں نے تقریباً تمام سندھ کا گھوم پھر کر دورہ کیا۔ وہ کبھی کسی خانقاہ میں گوشہ نشین نہیں ہوئے۔ بلکہ ایک سیلانی انسان کی حیثیت سے زندگی گزاری۔ اس سے ان کی دور دراز تک واقفیت پیدا ہوئی۔ وہ امراء

اور غربا میں یکساں مقبول تھے۔

حمّل لغاری زیادہ تر گھوڑا سواری پسند کرتے تھے۔ وہ سبز رنگ کا لمبا کرتہ پہنتے اور دستار بھی زیادہ تر سبز استعمال کرتے تھے۔ لیکن کبھی کبھی لمبی سبز کمخواب کی پرانی ٹوپی بھی پہنا کرتے تھے۔ بڑھاپے میں داڑھی کو مہندی لگاتے اور لکڑی کا سہارا لے کر چلتے تھے۔ حمّل لغاری نے سندھی، سرائیکی، فارسی اور ہندی ریختہ میں شاعری کی۔ ان کی شاعری میں منظومات اور ڈوہڑوں کو خاصی اہمیت حاصل ہے ابتدا میں انہوں نے طنزیہ اور مزاحیہ نظمیں کہیں۔ ایک دفعہ "ماروی" پر طبع آزمائی کرتے ہوئے ان کی حیات لغاری (حیات بوڑا) سے جھڑپ ہوگئی۔ لیکن یہ جاننے کے بعد کہ حیات بوڑا بھی لغاری ہے۔ صلح کر لی۔ حمّل لغاری نے سندھی میں مدح، "معجزہ"، مناقب اور "سلسلہ شاہانِ نقشبنداں" کے علاوہ ڈوہڑے بھی کہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے ہیر رانجھا کا قصّہ بھی نظم کیا۔ جس کا ذکر حسام الدین راشدی نے اپنی کتاب "سندھی ادب" میں کیا ہے۔ اور جو بقول ان کے عوام میں بڑا مقبول ہوا۔

حمّل لغاری ایک قادر الکلام اور پُر گو شاعر تھے۔ فی البدیہہ شعر کہنے میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ اس زمانے میں گھوٹکی میں مشاعرے ہوا کرتے تھے۔ جن میں یعقوب لغاری، خلیل اور حمّل لغاری کے علاوہ کئی دوسرے شعرا بھی حصّہ لیتے۔ حمّل لغاری کو عام طور پر برمحل کوئی مصرع دیا جاتا جس پر وہ فی البدیہہ اشعار کہہ کر حاضرین کو محظوظ کرتے۔ حمّل لغاری کی شاعرانہ صنعت گری کو دیکھ کر سید حزب اللہ شاہ نے اعلان کر رکھا تھا کہ جو شاعر حمّل لغاری کے مصرعے سے مصرع ملائے گا۔ اسے ہر مصرع پر پانچ روپے انعام دیا جائے گا۔

حمّل لغاری کا کلام زیادہ تر سری، کچھی، کھارے تھر اور لس بیلہ کی طرف بڑا مقبول ہے۔

حمّل لغاری کی سرائیکی شاعری

سرائیکی (سندھی۔سرائیکی) حمّل لغاری کی مادری زبان تھی۔ اس لئے انہوں نے جوانی ہی سے سرائیکی میں شعر کہنے شروع کر دیئے تھے۔ اور زندگی کے آخری وقت تک شعر کہتے رہے۔ ان کی شاعری کو تین ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

پہلا دور ۱۸۳۴ء سے شروع ہو کر ۱۸۵۳ء پر ختم ہوتا ہے اس ابتدائی دور میں حمل لغاری کے ہاں زیادہ تر طنزیہ مزاحیہ شاعری ملتی ہے جس میں حیات لغاری سے ان کی شاعرانہ چشمک کا واقعہ بھی شامل ہے۔ اس دور میں انہوں نے غیر ذمہ دار نوجوانوں اور آوارہ عورتوں کے بارے میں نظمیں کہیں اور اپنے عشق کے ایک واقعے کو بھی مزاحیہ انداز میں بیان کیا ہے

درد فراق نکر کر فوجاں جان جگر و بج جُتے
ساری رات کھڑا اُمتڑ کاں دلبر ڈے در اُتے
ڈیکھ میکوں دروازے اتے کھڑے کو کارن کُتّے
تھاں کُتیں توں قربان حمّل جنھاں ڈسن جگائے سُتے

اس طنزیہ و مزاحیہ شاعری کے علاوہ عشقیہ شاعری کا آغاز بھی اسی دور سے ہوتا ہے۔

دوسرا دور ۱۸۵۳ء سے ۱۸۷۰ء تک بنتا ہے اس دور میں بھی عشقیہ شاعری جاری رہی۔ لیکن اس کے ساتھ انہوں نے سندھی میں مدح معجزے مناقب اور سلسلہ بھی کہا۔

تیسرا دور ۱۸۷۰ء سے شروع ہو کر ان کی وفات پر ختم ہوتا ہے۔ عمر کے تقاضے کی رُو سے اس دور میں عشقیہ شاعری کی بجائے زیادہ تر ان پر مذہبی شاعری کا رجحان غالب رہا۔ اس عرصے میں انہوں نے مرشد کی تعریف میں منظومات کے علاوہ نصیحت نامے کے نام سے دو نظمیں بھی کہیں۔

حمّل لغاری کی شاعری کے مطالعے کے دوران اس حقیقت کا شدت سے احساس ہوتا ہے کہ انہوں نے بہت سے سرائیکی شعراء کے کلام سے فائدہ اٹھایا۔ میرے خیال میں ان کے کلام کو بخوبی سمجھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان کے کلام پر دوسرے شعراء کے کلام کے اثرات کا جائزہ لیا جائے۔

حمّل لغاری کو جس شاعر نے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے۔ وہ لطف علی ہے۔ لطف علی سرائیکی زبان کے نامور شاعر ہیں۔ وہ ۱۷۳۲ء میں بہادر پور ضلع رحیم یار خان میں پیدا ہوئے اور ۱۸۱۰ء میں وفات پائی انہوں نے سیف الملوک کے نام سے ایک مثنوی لکھی ہے جس نے بڑے بڑے شعراء کو متاثر کیا۔ لیکن حمّل لغاری کے کلام پر ان کے ڈوہڑوں کا اثر نسبتاً زیادہ نمایاں ہے ؎

نین سیاہ سریجن دے رن، ساہجوں مست مدام ڈُوہیں
منت مرگھت چھوڑ بحر بر جمن تیڈے اقدام ڈُوہیں
دارا تے سلطان سکندر در دے خاص غلام ڈُوہیں
یا رب لطف علی کوں شوقوں میسل شتاب امام ڈُوہیں

حمّل لغاری کی ایک نظم میں اس ڈوہڑے کے اثرات دیکھیے۔ یہاں لطف علی کے ایک ایک مصرعے کی روح بولتی ہے ؎

ناز بھریئے دے نین سدائیں ہے بن ہن مستان ڈُوہیں

جادو جلوہ دار جنگا در سرکش ہن سلطان ڈوہیں
خون کیتے نت کھیوے پھردے پرورد ے پہلوان ڈوہیں
کر کر آدن ورد منداں تے جنگ اتے جولان ڈوہیں
پہلے لحظے نال لٹیندے عاشق دے جند جان ڈوہیں
ماہی مرگ مطیع بھئے سٹ بحرا تے بیابان ڈوہیں
ڈند لباں کوں ڈیکھ لجائے موتی تے مرجان ڈوہیں
ابرو اکھیاں دلبر دیاں گڈ مسجد تے میخان ڈوہیں
چین جبین دے تابع بھئے فغفورا تے خاقان ڈوہیں
نادر تے بہرام بہادر در دے ہن دربان ڈوہیں
قید کیتے چا دام زلف دے جن اتے انسان ڈوہیں !
نور بھریے رخ روشن توں بھئے شمس قمر قربان ڈوہیں
بہہ کول اتے کجھ بول مٹھا کر عاشق تے احسان ڈوہیں !
نال حمل دے یار ملیا بھئے باغ زمین اسمان ڈوہیں

لطف علی کا ایک اور ڈوہڑہ ملاحظہ ہو

ہے

کہنے داغ دردنی دے سئے کلی میں نوں دور بھئے
دشمن دعویدار سبھے سڑ غیرت وچ کلور بھئے
دھر درگاہ الہٰی دے وچ سخن میڈے منظور بھئے
لطف علی دے دوہڑے ڈوہڑے وچ ملکاں مشہور بھئے

حمل لغاری کے ڈوہڑے پر اس ڈوہڑے کا اثر ملاحظہ ہو ے

مہر سیتی میں نال سجن اج گھر دے وچ گفتار بھئے

دل کوں ذوق زیادہ ہو یا پا سے گرد غبار تھئے
حاسد ہیبت ناک سیھے ہڈ غیرت دے وچ غار تھئے
محب طیا ممنون تھیوسے پچو رُخ باغ بہار تھئے
ہندی بیت حمّل دے یاردعالم وچ اظہار تھئے

لطف علی کے بعد حمّل لغاری پر نبی بخش لغاری کے کلام کا اثر نمایاں ہے ۔ نبی بخش لغاری، حمّل لغاری کے رشتہ دار بھی تھے اور پیر پگاڑا محمد راشد صاحب المعروف روضہ دھنیؒ کے خلیفہ تھے ۔ وہ ۱۷۷۲ء میں قصبہ مٹھی تحصیل بدین میں پیدا ہوئے اور ۱۸۷۴ء میں وفات پائی انہوں نے اپنی مشہور مثنوی "سسی" ۱۸۳۴ء میں مکمل کی ۔ جس کے بارے میں حمّل لغاری نے کہا تھا کہ اس مثنوی کے تتبع میں کچھ لکھنا شیر کو جال میں بند کرنا ہے ۔ اور میں نے ایسا نہیں کیا ۔ نبی بخش لغاری کا ایک معروف ڈوہڑہ ہے ؎

محبوب ڈٹھو سے خوب دلیں تے دام گھتے دُر دانا یار یگانا
پھُٹکیا شوق شکار شتابی چاتر کش تیر کمانا کر بہانہ
من اساڈا محبت دے وچ محو کیتس مردانا ہے شکرانہ
دوست دلیندا تھاں در آدے جھاں تے راز ربانہ لیے بیانہ
بگل قاسم[1] دے آن گھتیو نے گنڈھ زلف داگانا دست نشانہ

اب حمّل لغاری کا ڈوہڑہ ملاحظہ ہو ؎

دلبر یار دلا سے ڈے ڈے کیتی من مستانا دوست دیوانہ
رات ڈینہاں آرام نہیں جیویں باجھ شمع پروانہ پھرے حیراناں
تیڈے دوست دلا سے باجھوں ملک ڈٹھم ویرانہ سخت زمانہ

[1] ۔ نبی بخش لغاری سرائیکی شعر میں اپنا تخلص قاسم استعمال کرتے تھے جو ان کے خالہ زاد بھائی کا نام تھا ۔

نال اساڈے پال اُہو جو کیتی سخن سچا نا چھوڑ بہانہ
اِیں تیڈی بے پرواہی تے زن مرد مرندے طعنہ لوک بگانہ
حمّل دی کوئی حج نہیں وت کیا کجھ بولے بانھاں توں درجاناں

حسین دیدڑ بھی ان شعراء میں ہے جنھوں نے حمّل لغاری کو متاثر کیا

حسین دیدڑ قنبر ضلع لاڑکانہ میں ۱۸۰۳ء میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۸۷۳ء میں وفات پائی۔ وہ سنجیدہ شاعری کے ساتھ طنزیہ و مزاحیہ شعر بھی لکھتے تھے انہوں نے نبی بخش لغاری کی "سسی" کے تتبع میں سسی بھی لکھی حسین دیدڑ کی ایک نظم ہے ؎

تازی طرز زمانے سازی ڈیکھو یار بنائی
ہندی سندھی سب برابر وتن ویس وٹائی
پورھیا کر کر پیٹ پلیندے نہ کوئی پیسہ پائی
نہ کوئی دانہ دام گوندے وچ نہ کوئی ان چوتھائی
لنگھن کڈھ لنگھاون راتیں منہ تے پاند ولائی
آن اُدھار گزارن راتیں تاں بھی سبلے بھائی
سولھاں گز سوائن جیڑنے قرض کمینے چائی
پگڑ گھن اُدھار دے بدھن لینگاں نلح نہ کائی!
گھٹیاں گھم گھم آگھر ولدے اوڈو رن رنجائی!

حمّل لغاری کے ان ابیات پر حسین دیدڑ کے اثرات نمایاں ہیں ؎

ہک رکڑیاں دی عادت ایہہ جو بیٹھاں بُوتھ مُنجائی!
اوڑے پاڑے نال عداوت بیٹھاں جنگ جیائی!
کم کار وکھن بازار ڈھوں دل آون رات دھائی!

ہے جو حمّل آکھے اتھاں لوبھیاں نِلج وِنجائی

حاجی ٹالپور بھی سرائیکی کے معروف شاعر ہو گزرے ہیں۔ انہوں نے سنجیدہ شاعری کے ساتھ مزاحیہ شاعری بھی کی ہے۔ غیر ذمہ دار نوجوانوں کے بارے میں اُن کا ایک ڈوہڑہ ہے[1] ؎

ڈِنگی ٹور تے ٹھوشی ٹِکے ول ول ڈیکھ پچھاوال
مُچھّاں جھاں دیاں ٹوپ ٹنڈن تے شان ٹپیا الکاواں
جھنگ سڈیندے مردے سوریہہ گھر مرینھ ماداں
حال جنھاں دا اینجھا حاجی بن تھاندیاں لاواں

حمّل لغاری کے ہاں بھی غیر ذمہ دار نوجوانوں کے نام سے ایک نظم ملتی ہے جو حاجی ٹالپور کے اس ڈوہڑے کے واضح اثرات کی حامل ہے

ڈِنگی ٹور تے ڈِنگا پٹکا ہتھیں مینج بھی چھلے
کنڈھ کنڈھ ٹھوڈیں تے وٹ ڈیندے ابتے پیچ اَوَلّے
آکڑ شاکڑ نال شہر وچ ٹور ٹرن کرٹلے
سارا ڈینہہ گھٹیاں وِچ گھمدے دل دل ڈِلون وَلّے

---

[1] حاجی ٹالپور کا ایک ڈوہڑہ بڑا مشہور ہے ملاحظہ ہو:-

تیں میڈے دن رین سجن از عشقت خواب نہ خفتے
کیتے یار بیدار تھیوں نت شوقوں رہے شگفتے!
عہد اَتے الستادہ نتاں کوں کیا سایہ کیا تفتے!
کرن کنال وصال ڈیکھن کوں جاگن لعل نہفتے!
ہم ارواح تیڈے ارواح ہتی اُتھ روز میثاق دے جُفتے
نہیں شگاف تھیون کوں سوزن ہیچ صلح سوں سفتے
حال حاجی توں دلبر با تھیوں با دگراں ہیچ نہ گفتے

لکھ روپے دی لوڑ کرن تے گھر وچ ٹھکر ٹھلے
گھم گھم تے گھرآون سانجھی پیسہ مول نہ پلے
اگوں آکھن کیا کھٹ آیو ولدی وات نہ ولے
حمل جنھاں گھر حال اہو سو آکھ کینویں گھر ہلے

اس سرسری مطالعے سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ حمل لغاری کا مطالعہ بے حد وسیع تھا۔ وہ بے شمار شعراء کے کلام سے مستفیض ہوئے ہونگے۔ اور اس طرح انہوں نے اپنے کلام کو کئی خوبیوں سے مالا مال کیا۔

یہ بات تقریباً طے ہے کہ حمل لغاری کو ڈوہڑے کہنے میں زیادہ مہارت تھی۔ انہوں نے زندگی میں بے شمار ڈوہڑے کہے۔ جن کا عام طور پر موضوع حسن و عشق رہا۔ لیکن اس کے علاوہ انہوں نے مرشد کی مدح اور دنیا کی بے ثباتی پر بھی بڑے موثر ڈوہڑے لکھے۔ حمل لغاری نے عام طور پر ڈوہڑوں میں چار مصرعوں کی باقاعدگی سے پابندی نہیں کی۔

کافی اگرچہ ایک مشہور صنفِ شاعری ہے لیکن حمل لغاری نے زندگی بھر صرف چند کافیاں کہیں۔ کافی دراصل صوفی شعراء کو اپنے مخصوص نظریات کے اظہار کے لئے مرغوب رہی ہے۔ چونکہ حمل لغاری کا صوفیانہ شاعری سے تعلق کم رہا۔ اس لئے انہوں نے کافی کہنے میں دلچسپی نہیں لی۔

البتہ ان کی شاعری میں منظومات کو اہم حیثیت حاصل ہے۔ ان کی نظموں میں سی حرفیاں، ہیر رانجھا، نصیحت نامے، مرشد کی مدح اور قصہ جمجمہ سلطان کافی مشہور ہیں۔ بعض نقادوں کا خیال ہے کہ حمل لغاری نے جمجمہ سلطان کا قصہ لطف علی کی سیف الملوک کے تتبع میں کہا ہے ؎

نال زبان ایمان کنوں میں آکھاں حمد خدائی

قادر قدرت نال جنھیں اے خالق خلق اُپائی
مرسل میر محمدؐ کیتس پیدا دوست پیارا
تھاں نبی دے نور کنوں بھیا جملہ جہاں جگ سارا
چار یارے نبی دے مُنیم چارے نار اکھیندے
چارے گوہر گل گلابی چارے ٹھار اکھیندے
ہُݨ کجھ آکھوں آکھ سُݨاؤں پیش گذشت افسانہ
عیسٰی آیا سیر کریندا مرد نبی مردانہ
بھر گِھدی دریا کنارے جاں وت سیر کیتوسی
سری بشر دے نال حشر دے پئی پیٹ ڈٹھوسی
وِچ پدھر دے پئی ڈٹھوسی دھڑ توں دھار جُدا
ساس مغز سب کھل تھاں توں تھی گئے فوت فنا

اگر کسی شاعر کے کلام کا مجموعی حیثیت سے جائزہ لینا مقصود ہو تو اس وقت کے معاشی، سماجی اور سیاسی حالات کے مطالعے کے ساتھ شاعر کے مذہبی اور دیگر نظریات کا مطالعہ بھی کرنا پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں شاعر کے مزاج جس میں اس کے تحت الشعور میں مدفون قبل از تاریخ کے واقعات وحادثات کے ساتھ لاشعور میں دستکاری ہوئی جائز و ناجائز خواہشات بھی شامل ہیں کو بھی سامنے رکھنا ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ ایک مشکل امر ہے۔ لیکن ناگزیر ہے۔ اس لئے اگر میں اپنے بتائے ہوئے اصولوں کو سامنے رکھ کر تخلیق نگاری کے دور کے معاشی سماجی اور سیاسی حالات کا جائزہ لوں تو یہ تاریخی حقائق سامنے آجاتے ہیں کہ اس وقت سندھ میں جاگیردارانہ نظام رائج تھا۔ عوام دو حصوں میں تقسیم تھے۔ ٹالپور حکمرانوں کے المناک انجام اور اجنبی حکمرانوں کے ظلم و ستم کی وجہ سے

اقتصادی، سماجی اور سیاسی دنیا میں ایک انتشار برپا تھا۔ جس کی وجہ سے عوام اداسی مایوسی اور بے دلی کا شکار تھے۔ اور ان کا رجحان دنیا کی بے ثباتی کے عقیدے پر گہرا ہو گیا تھا ؎

گھڑیاں گھڑیاں بگڑے گھڑے کریندے گھڑیاں کہیں نہ کیتا
وت جے میل گھڑیاں کہیں کیتا تنہاں بھی نال نہ نیتا
دُنیا دولت چھوڑ تنہاں بھی موت پیالا پیتا
حمل اکھیں نال ڈٹھو سے کفن تنہاں دا سیتا

ان حالات میں جہاں معاشی، سماجی اور سیاسی انتشار برپا ہو اور لوگوں کا رجحان دنیا کی بے ثباتی کے عقیدے کی طرف مائل ہو عوام میں تصوف کو مقبولیت حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حمل لغاری کے دور میں نبی بخش لغاری، قادر بخش بیدل اور محمد محسن بیکس جیسے صوفی شعراء نے جنم لیا۔ لیکن مذہب کی طرف رغبت کے باوجود حمل لغاری نے تصوف کے خانقاہی نظام میں پناہ نہ لی اس کی وجہ ان کے مزاج کی خوش طبعی اور ملنساری تھی جس نے انھیں تصوف کی قنوطیت کا شکار نہ ہونے دیا۔ لیکن صوفیاء کرام سے ان کی عقیدت شدت اختیار کر گئی۔ اور یہی وجہ ہے کہ انہوں نے پیر صاحبان پگاڑا کے علاوہ مکان لواری کے بزرگوں کی شان میں بڑی نظمیں کہیں اور بیعت بھی کرلی ؎

وہ محبوب مکمل مرشد کامل قطب ربانی
لائق لعل لواری[1] داشہ نقشبندی نورانی

---

[1] خواجہ شاہ مدنی محمد حسن جنہیں معتقدین غوث الاعظم کے لقب سے بھی یاد کرتے ہیں آپ کا تعلق مکان لواری تحصیل بدین ضلع حیدرآباد سندھ کے بزرگوں سے ہے۔

دین دُنیا موجود مہیا شرطیں شان شہانی
مسند منصب مسلم تیکوں جیسیں جوڑ جہانی
سُݨ فریاد فراق میڈے دی اے محبوب حقانی

ہادی مہدی مُرشد مالک خالق دے خلفیوں خاصا
تیڈا اِنکیہ تاری دل کوں بھر نہ پیا بھرواسہ
برسر بار بدی دے چاتم نال نہ نیکی ماسہ
حرص ہوا دے وِچ وِنجایُم جوبن جُھلے جوانی
سُݨ فریاد فراق میڈے دی اے محبوب حقانی

اس معاشی، سماجی اور سیاسی تبدیلی سے اخلاقی اقدار میں ٹوٹ پھوٹ کا جو عمل برپا تھا۔ قدیم اخلاق کے نمائندے اس سے پریشان تھے جمل لغاری کے کلام میں بھی جب ان بدلی ہوئی قدروں کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے کلام میں طنز کا زہر بھر جاتا ہے۔ "غیر ذمہ دار نوجوان" نام کی نظم کے چند مصرعے ملاحظہ ہوں

ڈنگی ٹور تے ڈنگا پٹکا ہتھیں پنج چھی چھلے
آکڑ شاکڑ نال شہر وِچ ٹور ٹُرن کر ٹلے
سارا ڈینہہ گھٹیاں وِچ گھمدے دل وِل ڈیون وَتے
لکھ روپے دی لوڑ کرن تے گھر وِچ ٹھکر ٹھلے
گُھم گُھم تے گھر آون سانجھی پیسہ مول نہ پلے
اگوں آکھن کیا کھٹ آیو ولدی وات نہ دلے
زالاں اگوں زور سٹے کھونڈ مریندیاں کھلے
منتاں کر کرماء چھڑیندی اگھ اگھ اکھیاں ملے
گھر وِچ کھلا بجا باہر شیر بہادر بلے

حمل جنھں گھر حال اہو سو آکھ کیویں گھر ہلے

سماج کی تبدیلی سے جو پرانے اخلاقی معیار تباہ ہوئے۔ حمل لغاری کو ان کا شدید صدمہ ہوا۔ ان کے کلام میں اس صدمے کا اظہار مختلف اشکال میں ملتا ہے ؎

دُنیا دُھوڑ دورنگی دُھوتی دنیا لکھ دُھوتائے
جنھیں کوں کھل تے خوش کریندی اس کوں رت رُوائے
کُلفت گھت کیتی کیتی پیو نے پُتر وڑھائے
حمل ہے ہوشیار اُہو جو ہرگز ہتھ نہ لائے

سماج کی تبدیلی کا اثر مذہب کی اخلاقی قدروں پر بھی پڑا۔ اور مذہب کے نمائندے بھی اخلاقی طور پر دیوالئے ہو گئے۔ حمل لغاری کو چونکہ مذہب سے گہرا لگاؤ تھا۔ اس لئے ان کا واسطہ ایسے لوگوں سے اکثر رہا اور وہ ان کے دوغلے کردار سے بخوبی روشناس ہوئے ؎

کر کر مسلے ملک مُٹھوئی کوڑاں دا ہتھوں قاضی
مُچھاں مُچھ مکر دے کیتے جوڑ بیٹھوں ہم بازی
نہ کوئی تیکوں عشق اللہ دا نہ کوئی موج مجازی
قلب کیڑوئی نال کفر دے منہ وچ نیک نمازی
توکل چھوڑ طمع کوں لگیوں کیتی دست درازی
حمل جیسے نال نہ حاصل آپ تھیوے رب راضی

فنی حیثیت سے اگر حمل لغاری کے کلام کا جائزہ لیا جائے تو وہ سرائیکی کے چند بڑے شعراء میں آتے ہیں۔ ان کے کلام کی خصوصیات میں بھرپور شعریت، زورِ بیان، جذب و مستی، الفاظ کی میناکاری اور تراکیب

کے خوبصورت استعمال کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

شعریت ایک ایسی کیفیت کا نام ہے۔ جس کی موجودگی کے بغیر شاعری کبھی زندہ نہیں رہ سکتی۔ شعریت ہے کیا؟ اسے الفاظ میں بیان کرنا آسان نہیں۔ اسے تو صرف شعر ہی میں محسوس کیا جا سکتا ہے اور آپ حمل لغاری کے کلام میں اسے بخوبی پا سکتے ہیں ؎

سوہنا سوہنی صورت تیکوں لائق نہیں لکاون تے گھنڈ پاون
ڈتی رب ڈکھاون کیتے ناوت کانڑ چھپاون تے گھنڈ پاون
کر کجھ خوف خدا دا ناحق سارا لوک رسکاون تے گھنڈ پاون
آکھے حمل ہنتھ کیا آئی میڈی دل رنجاون تے گھنڈ پاون

عام طور پر جذب و مستی کی کیفیت کو صوفیاء کی شاعری میں تلاش کیا جاتا ہے حمل لغاری جیسے دنیا دار شاعر کے کلام میں اس خصوصیت کا پایا جانا ان کی عظیم شاعرانہ صلاحیتوں کی غمازی کرتا ہے۔ الفاظ کی مینا کاری بھی نظر میں رہنی چاہیئے ؎

ستے لوک سجن لنگھ آیا نال بلل دے یک کر لوکوں لک کر
چھیدا چھیندا بہندا آیا ساہ سمورا سک کر لوکوں لک کر
باجھ کنوں آ بیٹھا میڈی جھولی دے وچ جھک کر لوکوں لک کر
حمل کوں گل لا کر ا ہیں یا چلیا دل چک کر لوکوں لک کر

حمل لغاری کو عام طور پر کافی کا شاعر نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن جذب و مستی کی کیفیت کے ساتھ فنی پختگی کی اس سے عمدہ مثال ملنی محال ہے۔

ساکوں شوق مچایا شور، شور ہے لوکو
ساکوں شوق مچایا شور
رانجھے جیہاں اور نہ کوئی نہے محبوباں دا مور

مور وے لوکو

چشاں چڑھ آ اڑیاں، لڑدیاں نی زورے زور

زور وے لوکو

رانجھن تخت ہزارے دا سائیں ٹُردا چاکاں والی ٹور

ٹور وے لوکو

لوکاں کیتے چاک منجھیں دا، ہے ولیاں دا چور

چور وے لوکو

نال حَقّ دے بھال جوکیتیس، بھیا غریباں دا غور

غور وے لوکو

حَقّ لغاری اپنے اشعار میں لفظوں کو جس خوبصورتی سے باندھتا ہے اس کی مثال نہیں ملتی ۔ الفاظ و تراکیب کی خوبصورت بندش اور ایک ہی لفظ کا مختلف مفاہیم میں استعمال بھی حق لغاری کی شاعری کا بنیادی وصف ہے ۔ اور ان کے کلام میں جا بجا اس کا اظہار ملتا ہے ۔ یہاں لفظ ڈکھ کو انہوں نے مختلف مفاہیم کے ساتھ اس خوبصورتی کے ساتھ باندھا ہے ۔ کہ جیسے موتی ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہوں ۔ اور اس لفظ کے تکرار سے اکتاہٹ پیدا ہونے کی بجائے لطف حاصل ہوتا ہے ؎

ڈکھیاں دی سُدھ ڈکھیاں کوں ڈُکھ کنھاندے پیش نہ آون

ڈکھ مارن ڈُکھ کھارن تے ڈکھ پٹ کلیجہ کھاون

ڈکھیاں دے پھٹ ڈکھیاں کوں ول ول ڈُکھ ڈکھاون

حَقّ بُن محبوب ملے سُکھ آون تے ڈُکھ جاون

حمل لغاری کے اثرات

دُنیا کے جتنے بڑے بڑے شاعر گزرے ہیں۔ اگر ان کے کلام کا بھر پور مطالعہ کیا جائے۔ تو اس بات کا واضح ثبوت مل جاتا ہے کہ ان میں سے تقریباً ہر شاعر نے اپنے پیشرو شاعروں کا اثر قبول کیا ہے جیسا کہ مَیں نے پچھلے باب میں حمل لغاری کے بارے میں عرض کیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہر بڑے شاعر نے اپنے سے بعد آنے والے شعراء کو متاثر بھی کیا ہے۔ حمل لغاری پر بھی یہ سچائی صادق آتی ہے۔ انہوں نے جتنا اثر اپنے پیشرووں سے قبول کیا۔ اس سے کہیں زیادہ بعد میں آنے والے شعراء پر ڈالا۔ حمل لغاری سے متاثر ہونے والے شعراء میں عرضی فقیر، نم فقیر، نور محمد، جان محمد، حسن بخش، شاہ محمد دیدڑ، شیر محمد لغاری اور لعل بخش لعلن کے اسمائے گرامی قابلِ ذکر ہیں۔

عرضی فقیر بن چھلا فقیر علاقہ لاڑ میں پیدا ہوئے۔ وہ سرائیکی کے اچھے شاعر تھے۔ حمل لغاری کا ایک ڈوہڑہ جو محبوب کی زلفوں کی شان میں ہے بہت معروف ہے ؎

زُلف دراز میڈے دلبر دے ناگ سیہ ہن سُتّے
کھاوݨ کیتے پئے چھہ ماری ہیبج گھتی مُنہ اُتے
ہک کھاوے بے ول ول کھاوݨ مندر پڑھن جے مُتّے
شابش حمل آکھ تنھاں ہتھ یا جھاں بہہ گِتے

عرضی فقیر کے درج ذیل ڈوہڑے میں موضوع و مفہوم کی رو سے حمل لغاری کے ڈوہڑے کا بھر پور اثر ملتا ہے ؎

زلف سیہ سجݨ دے سوہݨے جوں الکیاں بشیر بوٹے
دم دم دور حسن کوں گوڑھے کیا پل چہ ہوایاں ڈوٹے

ہریک نازک نازسجنڑ دا، جو ڈیکھاں سو ڈ و نٹے
اتلے دام دلیں کوں عرضی کوئی نہ ہووے جو چھوٹے

حمل لغاری کا جو ڈوہڑہ عرضی فقیر کے اس ڈوہڑے کی تخلیق کا محرک بنا۔ وہ شاہ محمد دیدڑ کے لئے بھی تحریک کا سبب ثابت ہوا۔ شاہ محمد دیدڑ، حسین دیدڑ کا نواسہ تھا۔ وہ قنبر ضلع لاڑکانہ میں پیدا ہوا۔ کلام کا نمونہ ملاحظہ ہو

مول نہ وسرے رات اُہا جاناں سجنڑ میں گھاری اج پئی گھاری
صدق بھیواں تھاں ساعت توں جاہیں گزری پیاری اج میں ساری
سینہ نال سجنڑ دے سینہ آہے ہک بھاری سجنڑ بھاری
شاہ محمد شاہ علی آ تیغ تھاں کو ماری میراں ماری

اگرچہ اس کے کلام پر حسین دیدڑ کا اثر زیادہ ہے۔ لیکن وہ حمل لغاری جیسے عظیم شاعر کے اثر سے نہیں بچ سکا۔ شاہ محمد کا درج ذیل ڈوہڑہ حمل لغاری کے بالا ڈوہڑے کے اثر کا نتیجہ ہے

مہر اتے مہتاب رہن مشتاق صنم دے رُو اُتے
سنبل دلیں دسیہر وہس مشک معطر مُو اُتے
سرو سنبل صد خجل صنوبر قد دی صنعت سو اُتے
بلبل بھونرا بیراگی بھردے پاس بدن دی بُو اُتے
خجل کبک طاؤس رہن جاں جانب ٹلدا جُو اُتے
شاہ محمد شالا ہو دیں، کلب پریاں دی کُو اُتے

حمل لغاری کے اس ڈوہڑے نے نہ جانے کون کون سے شعراء کو چیلنج کیا۔ عرضی فقیر اور شاہ محمد دیدڑ کی طرح نور محمد بھی ان شعراء میں سے ہے جنہوں نے اس ڈوہڑے سے متاثر ہو کر اس موضوع پر کئی ڈوہڑے کہے۔ ایک ڈوہڑہ

ملاحظہ ہو ؎

زُلف سیاہ سجنڑ دے سوہنڑے پیچ بشیہر یاون نینہہ نبھاون
میں ہتیں کر کھیل تتھاں وِچ تیل پھلیل ہلاون مشک ملاون
شان کنوں ڈسے شان شمع رُخ کاں کان لگاون جوش جگاون
تھیون مار تیار ڈنگن جنھاں وِلا رسینگار تے دھاون جوڑ گندھاون
دام گھتن آرام بھنن دل عاشق آن پھساون ہوش کھساون
تن گھڑی وِچ دل پدھن سے رَل مل رمز رلاون کھل الاون
نُورمحمد کوں او جیکر سک کرکول بلھاون آپ بھلاون

حمل لغاری کی جوبن کے زوال پر ایک طنزیہ مزاحیہ نظم بڑی مشہور ہے۔ اس نے کئی شعراء کو متاثر کیا اور انہوں نے اس کے تتبع میں خود نظمیں کہیں جن میں جانؔ محمد کی نظم کافی مشہور ہے۔ پہلے حمل لغاری کی نظم کے کچھ مصرعے ملاحظہ ہوں ؎

ہے وسے جوبن جاڑ کتوئی چھورا کرتے چھوڑ گیوں
جانم جلسیں توڑ توئی پر یار پرانی توڑ گیوں
ہمت حشمت حال حسن گئے ماس ہڈاں توں روڑ گیوں
صورت سوہن سموری نیتوئی ڈِا سٹھاں ڈِند الوڑ گیوں
ہر کوئی آکھے چاچا ماما جٹھ اہا بھی جوڑ گیوں
کہیندے نال وفا نہ کیتو کُل کوں نیٹھ نہوڑ گیوں
حمل دا ول حال نہ پچھوئی مہر مٹھا منہ موڑ گیوں

اس کے تتبع میں جانؔ محمد کا کلام بھی ملاحظہ فرمائیں ؎

ہے ہے جوبن جاڑ کتوئی مرض بناں توں مر گیوں!

پکیاں پھکیاں کر کر تھکیاں جان وچوں کڈھ جر گیوں
سول سندھیں وچ ثابت سردیاں سوٹاں کر سپر گیوں
تیڈا کھادا ہے اجایا ہتی توں قوت قبر گیوں
جانؔ محمد کوں جوش اہو جو پور دلیں دے در گیوں

حسین بخش شہدادپور ضلع سانگھڑ کے قصبے ڈھڑو کے باشندے تھے
وہ حمل لغاری کے

لام سے بے حد متاثر تھے۔ حمل لغاری کا ایک ڈوہڑہ ہے ؎

تینڈے نال نگھیاں کئی گالھیں کرنیاں ہن کڈاہیں سٹو جڈاہیں
دوست تیکوں بہہ دور سنڑیساں درد تینڈے دیاں ھاہیں سٹو جڈاہیں
واہ تینڈے نین بن واہ نیں کوئی واہ بدھوئی کل واہیں سٹو جڈاہیں
حمل دے حوال اندر دا پوسی قدر تڈاہیں سٹو جڈاہیں

حسن بخش نے اس کے تتبع میں یہ ڈوہڑہ کہا ہے ؎

محبوب مٹھا من ٹھار میڈا میں روز ڈیکھاں تیڈیاں راہیں آ کڈاہیں
دل جوش تینڈے بیہوش کیتی چودھار برہا دیاں بھاہیں آ کڈاہیں
سوز فراق دے سول سڑاون دل اندر دیاں دھاہیں آ کڈاہیں
آ ہمخیال تھیوں ہن نال حسن بخش بھگن پاچھ نہ لائیں آ کڈاہیں

حاجی شیر محمد لغاری بھی شہداد پور ضلع سانگھڑ کے ایک قصبے لنڈو کے باشندے تھے۔ انہوں نے حمل لغاری کے کلام سے متاثر ہو کر کئی ڈوہڑے کہے ہیں۔ ان کا ایک ڈوہڑہ ملاحظہ ہو۔ جس میں حمل لغاری کا بھی مجموعی رنگ نمایاں طور پر جھلکتا ہے ؎

دلبر یار دلاسا کوڑا سڈ سڈ کیوں ڈیتوئی کوڑ کتوئی

سکھ صبر آرام سبھوئی نیناں نندر نتوئی کوڑ کتوئی
یادت نندر دا جام نشے دتے پیالا پُر پتوئی کوڑ کتوئی!
صبح کیتا ہُن شبیر محمد دلبر دل دھتوئی کوڑ کتوئی

لعل بخش لعلن بھی سرائیکی کے ایک مشہور شاعر گزرے ہیں۔ انہوں نے حمل لغاری کی سی حرفی "خطاب والتجا بحضور محبوب" کے تتبع میں ہوبہو ویسی ہی سی حرفی کہی ہے۔ اس کے دو بند ملاحظہ ہوں ؎

ا الله لگ آہ کراں سن سڈ تھیوں گڈ گلزار میاں
حد ہووݨ دی چھوڑ دکھ ودھ آویں ڈیکھاں روز تیڈا رخسار میاں
مشتاقاں توں منہ موڑ مہرباں جدا تھیویں دم کو دھار میاں
لعلن کوں ہر وقت ویلھے ہے تیڈی دید ڈیکھݨ دی کار میاں

ب بیکس بیکار کوں ڈاڈھے ڈکھ ڈتوئی کر ڈات میاں
دل پھٹ فراق غالی کیتی تیڈے قرب گھٹی گھنت کات میاں
دوا باجھوں دیدار تیڈے اوبھا پئی اے ڈینہہ رات میاں
ایڈا ظلم زابر تڈاں کتوئی جڈاں ہینڑیں ٹھوئی ضعیف ذات میاں

تم فقیر لس بیلہ کے باشندہ تھے۔ بنیادی طور پر وہ سندھی کے شاعر تھے۔ مگر حمل لغاری کے اثر کی وجہ سے سرائیکی میں بھی شعر کہے ہیں۔ حمل لغاری کا کلام ہے ؎

سوہݨا وقت صبح دے ڈٹھم دوست مٹھا دل جانی پاک پیشانی
منہ مہتاب منور مہرخ جلوہ جوت جوانی یوسف ثانی

مہر کنوں کھڑ مُرک الائیں شیریں شکر زبانی بھتئے ڈکھ فانی
تحمّل نال بحال رکھے تنھاں یار سجن یارانی رحم ربانی

تمّ

فقیر نے اس کے تتبع میں بھی ایک ڈوہڑہ کہا ہے ؎

دوس اساڈا دلبر دل دا جئیں ڈتس سک سچائی عجب رہائی
ہار سنگھار رتا ہیں سرخی جوڑ چنگی جوڑ الئے عجب رہائی
کر نگاہیں کجل دی کانی سرماں چشم صفائی عجب رہائی
پان چبائے لال لباں توں سوہنا نقش سیاہی عجب رہائی
کونش قدم دی زینت زریاں بید خوب بنائی عجب رہائی
شمس قمر بھی شرمایا پچھے لائق جی لا لائے عجب رہائی
تم کوں نوازیو نافع منگسی مہر خدائی عجب رہائی

حصّہ دوم

ڈوہڑے

حقیقت و معرفت

(۱)

خودی خُدا کوں مُول نہ بھاندی خودی خُدا توں کھارے
خودی خدا توں دور کریندی، خودی خُدا وسارے
خودی کیتیاں خود نہ ملدے خودی خُلم خسارے
حمّل حق سنجا نٹے سوجھ خود توں خودی گذارے

(۲)

تسبیح اُتے تکڑ گھنیری ول ول منکے پھیریں
شوق تیکوں نت شیخی دا من آپوے کوئی پیریں
سر ڈتے ہر حال توڑے سہس سگے توں میریں
حمّل حق کیا وچ اندر توں گولیں زبریں زیریں

(۳)

پڑھ پڑھ مسلے پاپ کریندیں ڈیندیں ڈر بنانال
"آکھنٹر سوکھا پالنٹر اوکھا" آکھیا درست دانانال
نفس شیطان تے کاوڑ تیڈی کیہا ڈوہ ڈو نانال!
غرض تیکوں غلطاں کیتا جا غافل وچ گنانال
حمّل جنہاں حق حاصل کیتا کھٹیا ہر نتانال

(۴)

کر کر مسلے مُلک منوئے کوڑاں دا تھیوں قاضی

مچھاں مچھ مکر دے کیتے جوڑ بیٹھوں ہم بازی
نکو تیکوں عشق اللہ دا لکا موج مجازی
رام چپنڑ دے ویلھے روگی غریب پھرنڑ واغازی
قلب کیٹولئے نال کفر دے منہ وچ نیک نمازی
توکل چھوڑ طمع کوں لگوں کیتی دست درازی
حمل جیلے حال نہ حاصل آپ تھیوے رب راضی

(۵)

تیکوں حرص ہلاک کیتا تے گھٹے دے پچھوں بھجدا
رات ڈینہاں رب روٹی ڈیندا اجاں نہیں توں رجدا
سو رب تیکوں یاد نہیں جو عیب تیڈے کل کجدا
حمل حرص ہوائی چھٹا کر موت نقارا وجدا

(۶)

گھٹاں گھٹاں گئے گھٹاں کریندے گھٹاں کہیں نہ کیتا
وت جے میں گھٹاں کہیں کیتا تنھاں بھی نال نہ نیتا
دنیا دولت چھوڑ تنہاں بھی موت پیالہ پیتا
حمل اکھیں نال ڈٹھو سے کفن تنہا ندا سیتا

(۷)

تقدیر اگوں تدبیر نہ چلدی سہس کریں تقریراں
تدبیر اتے تقدیر ہے غالب ڈیکھو وچ تفسیراں
روز ازل دے لکھئے کہیں نہ مٹیے پیر فقیراں
حمل ہو ہوشیار بنئے تے چھوڑ کوڑیاں تدبیراں

(۸)

گئی وہی دل ہتھ نہ آسی، گئی عمر نہ آندی
ہک گذری بل گذری ویندی رات ڈینہاں پئی جاندی
ساریاں راتیں سکھ بھی سُمدیں ڈے کر بانہہ سراندی
حمل ہک ڈینہہ نے پرلین چا کلھے تے کاندی

(۹)

ساہ اُتے وساہ نہیں کجھ کوڑی دم دی یاری
باز وانگوں پرواز ولیسی کرہک ڈینہہ ڈے اڈاری
اُٹھی پہر اجل کھڑا ہے اتوں تیغ الاری
حمل ہر کوں نصیحت ڈیندیں توں کیوں موت وساری

(۱۰)

دُنیا دھوڑ دو رنگی دھوتی دنیا لکھ دھوتائے
جنھاں کوں کھل کے خوش کریندی انھاں کوں رت رُوائے
کُلفت گھت کپتی کیتی پئیو تے پتر و ڑھائے
اہیں رہزن راہ مریندڑ کیتس بھڑ بھلائے
حمل ہے ہشیار اہو جو ہرگز ہتھ نہ لائے

(۱۱)

خلقت وچوں خلق گیا تے ملک ڈٹھم ویرانہ
سکیاں تروڑ سکاوت سٹی یاراں تروڑ یرانہ
مہر مروّت چھوڑ گئے کوئی لگیا سخت زمانہ
دوست حمل بھر دشمن تھئے ایہہ ڈیکھو رنگ زمانہ

(۱۲)

نہ میں کنواری نہ میں پرنی نہ میں رنڈر رنی
نہ وت حق بخشایا ہے میں نہ کہیں وردی ونی
نہ میں چنی بٹھائی کہیں دی نہ کہیں ہتھ نپسنی
نہ وت کہیں نال یاری لائم نہ وت کہیں نال بھنی
حمل ہن میں کنھاں توں پچھاں اہا بات اپنی

(۱۳)

جو کجھ جاتی سو نہ جاتی، نہ جاتی سو جاتی
روز ازل دے عشق امانت بار برہ سر چاتی
جن ملک دی جاہ نہ جھتاں پیر اتھاں ونج پاتی
حمل حق سنجاتا توں جے اپنڑا آپ سنجاتی

(۱۴)

بے کوں بہوں سنجانڑنڑ سوکھا، اوکھا آپ سنجانڑنڑ
آپ سنجانڑنڑ آپ ونجاونڑ، ول ونج "آپ" نہ آنڑنڑ
من عرف نفسہٗ فقد عرف ربہٗ سمجھ اہو سمجھاونڑ
حمل حق سنجانڑنڑ باجھوں، ابتر عمر ونجاونڑ

حسن و عشق

(۱)

پیرے پیرے تائیں لوون پکاراں دردمیرے دیاں دھائیں
آہیں ساڈیاں عالم سُنڑدا، دلبر سُنڑدا ناہیں
اکھیاں کوں آرام نہیں کجھ، رات ڈینہاں تک راہیں
حمل! ہو وتح آس سدا من پوؤس قیاس کڈاہیں

(۲)

ہک ساعت دی صحبت کیتے، دِل کوں دردلیوسے
دم دم دل کوں یاد اُہو دم بیا کم وسر گیوسے
عشق اڑا نگا سُنڑدے ہاسے اکھیں نال ڈٹھوسے
حمل ہتھیں نال آپے ونج، ستا شینہہ جگیوسے

(۳)

سہیو ساکوں ہِک سجنڑ دی، رات ڈینہاں رہ بھالاں
کوٹھیاں تے چڑھ کانگ اُڈاراں پل پل پیندی بھالاں
ڈکھاں ساکوں ڈکھ ڈتے، تے ول ول سُکھ سنبھالاں
حمل پُنڑ محبوب ملے، مکھ ڈیکھاں تے ڈکھ ٹالاں

(۴)

ڈکھیاں دی سُدھ ڈکھیاں کوں، ڈکھ کہیندے پیش نہ آون
ڈکھ مارن ڈکھ کارن تے ڈکھ پٹ کلیجا کھاون

ڈکھیا ندے پھٹ ڈکھیاں کوں بھی دل دل ڈکھ ڈکھاون
حمل ہُݨ محبوب ملے سُکھ آون تے ڈکھ جاون

(۵)

چاتم تاں و نج ڈیکھ سجݨ کوں، ساری سک لہیاں
سک کوں سٹ اُتھاہیں اڈساں ول نہ ڈیکھݨ ولیاں
رات ڈینہاں خوشحال ہوساں سمھ سُکھی نندر کرلیساں
اینویں نہ چاتم ڈیکھݨ وچوں، دل بی سک وہیاں
سینے دے وچ سک نہ ماوے کتھاں سک سنبھیساں
حمل جو دم جیندا ہوساں، جانی نال جلیساں

(۶)

دلبر دا دیدار ڈٹھے، کل درد الم غم دور تھیون
حوراں پریاں ڈیکھ حسن سبھ چٹپٹ شئے چکور تھیون
ماہنوں[۱]، جن، جناور[۲] جھلہ، مست ملک مخمور تھیون
حمل دے ہر بیت ہمہ جا، ملکیں وچ مشہور تھیون

(۷)

نرگس نین سجݨ دے نہری، چٹ پٹ چوٹک لائن
برہ بھائن
حوراں پریاں چریاں تھیون، جنہاں دم چشماں لائن
مرک الائن

---

۱ آدمی ۲ جانور

بسہیں دانا، دام زُلف دے پھاندے وِچ پھڑکائن
پچا لڑکائن
حمؔل کوں ہِک واری جے چا مہر دوں مُکھ ڈِکھلائن
درد ونجائن

(۸)

زلف دراز میڈے دلبر دے، نانگ سیہ ہن سُتے
کھاوݨ کیتے پئے چھ ماری، پیچ گھتی منہ اُتے
ہِک کھاوے بے دل دل کھاجن، مندر پڑھن جے مُتے
شابش حمؔل آکھ تنہاں کوں پاء جنھاں ہتھ گُتے

(۹)

گھونگھٹ کھول غماز کنوں جاں کرکے ناز الاون
بہوں سہاون
مُرک میڈی دل مست کتونے اُلٹا جے اکھ چاون
ملک مناون
جوڑ جڈاں جنسار سبھو پھر سہجوں سرماں پاون
درد ونجاون
حمؔل کوں ہک واری جے سڈ سہجوں کول بلھاون
کل غم جاون.

(۱۰)

سو سر صدقے ساہ کراں، ہِک دلبر دے دیدار اُتوں
کبکان بھی قربان ڈھولݨ دے ڈھلک ٹرݨ دی دھاتوں

قمری کوئل صدق سجن دے گویا خوش گفتار اتوں
حمل ہے سر گھول گھمایا پیران تے پیزار اتوں

(۱۱)

ماہ مثل محبوب ڈٹھوسے شہنا نال سبب دے
تھورے رب دے
بانہاں بدھ کر عرض کتوسے نال نیاز ادب دے
تھورے رب دے
تڈ مہر بھریے کھڑ مرک الایا نالے نال عجب دے
تھورے رب دے
حمل کوں بھی حب و چوں چا طلبیئے نال طلب دے
تھورے رب دے

(۱۲)

سوہنا وقت صبح دے ڈٹھم دوست مٹھا دل جانی
پاک پیشانی
منہ مہتاب منور مہ رخ جلوہ جوت جوانی
یوسف ثانی
مہر کنوں کھڑ مرک الائیں شیریں شکر زبانی
تھئے ڈکھ فانی
حمل نال بحال رکھے تنھاں یار سجن یارانی
رحم ربانی

(۱۳)

مُرک مُرک من موہ گیوں تے کِھل کِھل تیئں دل کھسی
کِھلدئیں دِل کھسݨ دی عادت آکھ تیکوں کیئں ݙسی
کھسی دل نہ وس میݙے ہتھئ وس کنوں بے وسی
حمّل دی دِل رہسی ہمیشاں طلب تیݙی وِچ لسّی

(۱۴)

گھور تیݙی چکچور کیتی، مخمور پری مستانی پھرے دیوانی
لاف کنوں کوہ قاف گئی انصاف منیں ارمانی ہتھئ قربانی
دات کنوں سݨ بات مِٹھی، دن رات کوݨ قربانی تھئی دلجانی
آکھے حمّل ہور نہیں کو شان تیݙے مٹ ثانی یُوسف ثانی

(۱۵)

سوہݨا، سوہݨی صورت تیکوں لائق نہیں لکاوݨ تے گُھنڈ پاوݨ
ݙتی رب ݙکھالݨ کیتے نہ وت کاݨ چھپاوݨ تے گُھنڈ پاوݨ
کر کجھ خوف خدا دا ناحق سارا لوک سکاوݨ تے گھنڈ پاوݨ
آکھے حمّل ہتھ کیا آئی میݙی دل رنجاوݨ تے گھنڈ پاوݨ

(۱۶)

سوہݨی صورت سیرت تیݙی مِٹھے لب مِٹھایاں کیا سارا ہیاں
حوراں پریاں ݙیکھ حسن سئے شرم کنوں شرمایاں دل نہ آیاں
سوہݨیاں صفتاں سبھ تُساں وِچ رب رحیم رکھایاں واہ وڈایاں
تیݙے بیت برہ دے بے شک حمّل ہن ہوایاں عشق اُݙایاں

(۱۷)

ہک سوہݨا بیا سینگار کریندیں پاپ کرݨ دے یار ایہے
بیا، چھوڑ سٹیندیں سینے تے ول زلف خمو خمدار ایہے
سئے ناحق ہاہݨوں مار گھتیندے مارسیہ ڈنگ مار ایہے
سئے کیکر پھبݨ خون تیکوں ذبح صاحب دی سرکار ایہے
وے حمل ہک ڈینہہ ظاہر تھیسن ناحق سبھ نردار ایہے

(۱۸)

چُپ چپاتی جھاتی پا کے، آ کے رمز رلائی آپ بھلائی
ہیج کنوں سڈ آپوں آپے قربوں کول بلھائی آپ بھلائی
سُر پُر سوہݨیاں گالھیں کر کے کرم رلائی آپ بھلائی
حمل نال حجاب پھٹا کر ول ڈے بانہہ ولائی آپ بھلائی

(۱۹)

گھنڈی گھنڈ گھتݨ دی عادت آکھ کتھوں ہتھ آئی کیئں سکھلائی
ہک وت ٹُردیں ٹُور عجب دی بیا جوبانہہ لڈائی کیئں سکھلائی
نال بھاندے نرم الیندا میں نال گرم الائی کیئں سکھلائی
حمل کوں ہک ڈینہہ کڈاں نا مُڑ کر منہ ڈکھلائی کیئں سکھلائی

(۲۰)

نال اساڈے چُپ چپاتا نال ٻئھاں لب چو لیں تے بہہ بولیں
نال اساں رو پوشی وتیں تے نال ٻئیں گھنڈ کھولیں تے بہہ بولیں
نال اساں ہک تاب الائیں نال ٻئھاں ڈے ہو لیں تے بہہ بولیں
نال حمل دے گالھ نہ کیتی نال ٻئھاں لگ بھولیں تے بہہ بولیں

(۲۱)

سینے دے وچ سوہݨا سائیں چشماں چاچھکائی ترس نہ آئی
مژگاں ترکش تیر تکھے بھی بنھاں پار لنگھائی ترس نہ آئی
زیرے زیرے نال کلیجہ کایا گل کنبائی ترس نہ آئی
حمل کوں ہک ڈینہہ پچھیں ول کجھی نہ بجھوائی ترس نہ آئی

(۲۲)

نال بھاں خوشحال ہمیشاں نال اساڈے ماݨے پھرن نماݨے
نال بھاں کھل کھل الالیوساڈے نال کماݨے پھرن نماݨے
محب کڈاں تاں مرک ڈکھالو ڈند جواہر داݨے پھرن نماݨے
پہلے ڈینہہ پیارا توں در باجھ خرید دکاݨے پھرن نماݨے
ننڈھڑے لاکوں نینہہ لیو سے ہݨ نہ یار سنجاݨے پھرن نماݨے
ول نہ حال حوال پچھی تیں وچوں ورہہ دہاݨے پھرن نماݨے
ڈیکھ تیڈی لاغرضی ڈیندے مہݨے میہہ مہاݨے پھرن نماݨے
حمل دے حق یاد رکھو، سکھیاں بانہاں وقت بالاݨے پھرن نماݨے

(۲۳)

ایہے زلفاں ظالم تیڈیاں کالے نانگ کلوری
وڑھن کاݨ ورا دھے وتن مست مٹے مغروری
ڈنگن ڈنگ نہ سنگن مارسیہ مخموری
ہر کس نال ہمیشاں حمل لڑدے زور ضروری

(۲۴)

جانی یار جدائی والی گالھ نہ کریں نال سائیں

جیکے قول قرار کتوئی سخن سچے سے پال سائیں
آکھیں گڈ ہمیشاں ہوسوں وِ تھ نہ گھتسوں وال سائیں
ہڻ وت حمل نال کیہا بی خام رہڻ دا خیال سائیں

(۲۵)

نام خُدا دے نہ کر سوہڻا مانڑیں نال نمانڑے جوانی مانڑیں
ناحق کہندے سہندے وتن جھل توں نِت ایانڑے جوانی مانڑیں
مارڻ باجھوں مُڑدے ناہیں کر سمجھا سیانڑے جوانی مانڑیں
حمل توں ہتھ لانہیں جوتوں دردوست کمانڑے جوانی مانڑیں

(۲۶)

پہلے ڈینہہ پیاراتوں ساں اکھیاں آ اٹکایم سمجھ نہ لایم
اپٹوں ڈاڈھیاں نال اڑانگیاں اڈھی جا اڑایم سمجھ نہ لایم
پہلوں سوکھا سجھیم ہچیں باراوکھا سر آیم سمجھ نہ لایم
حمل ہتھیں نال آپے دِرخ وڈھم وِرہ وہایم سمجھ نہ لایم

(۲۷)

ہئے ہئے حال حوال میڈے دی کیتی کل نہ کائی کنوں وڈائی
نازکنوں بے نیاز وتیں اعماز غظیم اٹھائی کنوں وڈائی
غرض کہیں دی رکھ غرض نہ سڈیں رکھدیں لاغرضائی کنوں وڈائی
مشتاقاں کوں مار ہچیں لڈ ٹردیں بانہہ لڈائی کنوں وڈائی

(۲۸)

لٹکے نال گیوں دل لٹکے عجب تساڈے چا لی
ٹور کنوں مُڑ موڑ دیندا جاں ڈیوے یار ڈکھا لی

گاڑھیاں گوڑھیاں چشماں تیڈیاں نہیں خماروں خالی
حمل ہے مشتاق تھفاندا پھر دا مست مَوالی

(۲۹)

کر اقرار قرار نتوئی' سو اقرار نہ پالی!
ڈے ڈے دوست دِلاسے دلبر جان جتہ جند گالی
مہر سیتی ئیں نال کڈاں نہ پہر گھڑی گڈ جالی
حمل بھیا خوش حال تڈاں بہہ آجڈاں ڈکھ ٹالی

(۳۰)

توں آکھیں ایڈے آ نہیں میڈے ڈیکھن باجھ نہ سردی
ڈیکھاں تا ڈکھ دور تھیون نہ دیکھاں تاں ییں مردی
رات ڈینہاں آرام نہیں کل کار وسر گئی گھر دی
جان نجم سرکان تیڈے ہیں کان کڈھاں ہر ہر دی
سہیں سول اندر وچ تیڈے ڈر دی عرض نہ کردی
حمل کوں درکار ذرا ہے تیڈی نیک نظر دی

(۳۱)

وقت نندھائی نال اساڈے سخن جیکو فرمائی یاد نہ آئی
وعدے یار وفا دے کیتے اپنا آپ بھلائی یاد نہ آئی
جانی وقت جوانی دے ول چشم کڈاں نہ چائی یاد نہ آئی
حمل نال کڈاں نہ کہیں ڈینہہ کھڑ کے کھل الائی یاد نہ آئی

(۳۲)

پھر دل یار فقیر کتوئی توں در کھڑے سوالی ڈیو ڈکھالی

دوست تیڈا دیدار منگوں بی مایہ ملک نہ مالی ڈیوڈکھالی
بوسے دی جا بھیک ڈیو تاں سوالی ونجے نہ خالی ڈیوڈکھالی
حمل دا کجھ حال پچھو جو ہجر دا مست منوالی ڈیوڈکھالی

(۳۳)

مار مجازی موگا کیتا نیناں نندر نہ اوندی
رات ڈینہاں آرام نہیں دل غم وچ غوطے کھاوندی
گل گلاب اُتوں منہ تیڈے بھنور وانگوں پئی بھوندی
حمل ہن سک سانبھاں کتھاں نہیں اندر وچ موندی

(۳۴)

مار گیا منوا گیا ڈے بار برہ دا باری لا کر یاری
ہس گیا دل کھس گیا بیکس کنوں بے کاری لا کر یاری
کھل گیا آ ٹل گیا نا مل گیا بے واری لا کر یاری
چھوڑ گیا دل تروڑ گیا منہ موڑ گیا گزاری لا کر یاری
سٹ گیا منہ مٹ گیا کر گھٹ گیا گھن گاری لا کر یاری
موہ گیا کر دروہ گیا بے ڈوہ کیتس بے زاری لا کر یاری
یاد نہ کجھ فریاد میڈی نہ داد نہ کیا دلداری لا کر یاری
نال حمل نہ گال کیتس نہ حال پچھیس ہک واری لا کر یاری

(۳۵)

ہس گیا دل کھس گیا بے وس میڈی دل ہوئی
اوڑے پوڑے پودن بچاراں لوکاں دے وچ لوئی
جیہی ہیں نال سجناں کیتی دشمن کرے نہ کوئی
حمل ہن محبوب بناں ہا کون کرے دلجوئی

(۳۶)

آکھ گیا ول آیا ناہیں یار کہیں کم جھلیا
یادت ایڈے اوڈے کنوں کتھاں پلیتاں پلیا
نہ آپ آیا نہ سُدھ سنیہا نہ کوئی قاصد گھلیا
یاں تاں یار وسار بیٹھا یا راہ رقیباں ملیا
واٹاں تک تک ویل لنگھی تیں سجھ اتوں آ ٹلیا
حمل روح ماہی نال میڈا روز ازل دے رلیا

(۳۷)

دِل وِچ آکھیم عرض کریساں منہ تے تاب نہ جھلاں
ڈیکھݨ نال وسر سبھ ویندیاں جوڑ ونجاں جے گلاں
کون جھلے تکھہ تاب کرے جتھ فوج حسن دی ہلاں
حمل حال حوال اہو کہیں نال سجݨ ڈینہہ گھلاں

(۳۸)

دِل کوں بہوں دلاسے ڈیواں رہے مول نہ رہندی
اکھیاں کنوں اولے وسدا ایڈا سول نہ سہندی
ساہ پساہ کنوں نت نیڑے لوچی مول نہ لہندی
حمل حبیب دے ڈٹھے باجھوں ٹھاہ نہ بلے کہیں ٹھہندی

(۳۹)

دلبر دی دل صیح کتوسے نہیں اساں ڈو ولدی
نہ کجھ بولے نہ چپ چولے نہ کوئی ڈیوے ولدی
میڈی تاں محبوب کیتے بئی رات ڈینہاں دل گلدی

نہ کا زاری زور لگے تے نہ کجھ حجت ہلدی
حمل ہر کوئی بھوگے چھٹی لکھی روز ازل دی

(۴۰)

دلبر تاں دل مٹی ہیں توں یارب توں نہ مٹیں
کوجھا ڈیکھ سوہنے چا سٹیا یارب توں نہ سٹیں
نال فراق پھٹیس دل میڈی یارب توں نہ پھٹیں
حمل حق دی یاری باجھوں بیاں سبھ کوڑیاں جھٹیں

(۴۱)

جانی یار ! جمعیت توں بن نہیں گھڑی ہک آندی پلک دہانہدی
رات ڈینہاں کہیں وقت نہیں دل دردکنوں دم واندی ہے رماندی
کرکر گالھیں یاد تساڈیاں کونج وانگوں کرلاندی پھرے للھاندی
سکھ صبر آرام نہیں تیڈے باجھوں بانہہ سراندی نندر نہ آندی
حمل کوں ہے چوٹک چالی تیڈے نوک نیناندی ناز بھرباندی

(۴۲)

یار تیڈے دیدار بناں بیدار اکھیں بے خوابی ملوشتابی
ایہہ دل دلبر دوست تساڈے برہ کیتی بے خوابی ملوشتابی
علم عقل آ عشق اڈایا میڈے کل کتابی ملوشتابی
نال حمل خوشحال رہو ہن میٹھو حرف حجابی ملوشتابی

(۴۳)

یار مٹھا دلدار سجن میں گھور تساڈی گھٹیاں ما در گھٹ گھٹ ڈیندی گھٹیاں
کانڑ تیڈے سو کانڑ کڈھاں میں پانڑ تیڈے چا پٹیاں ہنڑے ڈیون لنڈیاں بٹیاں

ادڑے پاڑے پوون بچاراں سہس ہوا یاں چھٹیاں تیڈے ظنیاں توں چھٹیاں
سن کر حال حوال حمل دا بھیڑ بھنیاں سبھ مٹھیاں تیڈے رجازی مٹھیاں

(۴۴)

ایہہ دل دلبر دوست پیار الگھور تیڈے گھن گھٹیے توں دل لٹیے
کانڑ تیڈے سو کانڑ کڈھاں بدھ پانڑ تیڈے چاٹیے توں دل لٹیے
توڑے درد فراقاں پٹی ہرگز مول نہ ہٹیے توں دل لٹیے
حمل کوں ہے تانگھ تیڈی پی تانگھ کنوں دل تڑپیے توں دل لٹیے

(۴۵)

دلبر میکوں درد ڈتی بیدرد بھریں توں کیویں وے جگ جیویں
موئیں کوں نہ مار سائیں مناں "مردے مار سڈیویں" وے جگ جیویں
آکھ اہا کہیں مت ڈتی جورت اساڈا پیویں وے جگ جیویں
نام خدا دا من توں نہ کر نال اساڈے اینویں وے جگ جیویں
گڈ ہوویں کھنڈ کھیر تھیوں ہونال حمل گڈ تھیویں وے جگ جیویں

(۴۶)

کیکوں آکھاں آکھ سناواں دل دے درد کشالے دلبر والے
سینے دے وچ سول سجن دے داغ کیتے گل کالے جیوں گل لالے
موہن موہ گیا من میڈا ڈے کر یار ڈکھالے نت نرالے
اہیں حسن دی ہوک ہمہ جا کردی قتل مقالے وچ ہنگالے
اور اکھیں دے ڈور کنوں نت کھاون غم غزالے پھرن رلیالے
اہلیں دی رفتار کنوں گئے چینیں دے چک چالے دھم وچالے
میکوں بھی تیں محب مٹھے دی ہر دم سک سنبھالے خوش خیالے

حمّل ڈ دل ہک واری جے چاہر کنوں اکھ بھالے کل غم ٹالے

(۴۷)

ڈینہو ڈینہہ ڈ ہاڑی تیڈا برہ پوندا ہے باری بے اختیاری
روزمرہ شب روز کرے دل سوز کنوں سو زاری بے اختیاری
ساہ کنوں سک سوکھی سانبھیم آخر تھئی اظہاری بے اختیاری
حمل بھی ہوشیار اہا پر نیہن کیتی نزداری بے اختیاری

(۴۸)

یار تساڈیاں یاد اساکوں دم دم دِل وبچ گا لھڑیاں
نہیں وسر دیاں وقت کہیں جئے گھڑیاں اساں گڈ جا لڑیاں
اول عشق اٹھا لیئے آپے ڈیے ڈیے یار ڈ کھا لڑیاں
آکھ گیوں " دل مسوں " سے توں گالھڑیاں نہ یا لڑیاں
ڈیکھ تیڈی لاغرضی ڈیندیاں ہٹے سبھ منہ کا لڑیاں
ہن حمّل کوں ہک واری مل تاں سڑن رناں رلیا لڑیاں

(۴۹)

سوہنا ڈیکھ نہ سک لاہی میں سکدے عمر گذاری توبہ زاری
جیویں ڈیکھاں تیوں سک گھنی میں کیڈے ونجاں وچاری توبہ زاری
سک گھنی تے صحبت تھولی ماریا اہیں موبھاری توبہ زاری
پاکاں نال پریت لگی میں بے کاری بدکاری توبہ زاری
کہیں پیش نہ آوے شالا ایجھی بے قراری توبہ زاری
حمّل ہوسی سدھ ایں کوں جا دِل عشق ازاری توبہ زاری

(۵۰)

دوست تیڈے دیدار کیتے میں سکدے عمر گذاری آہک واری
میں مشتاق مہوس دا کر غور کرو غم خواری آہک واری
ڈیکھ میڈے ڈکھ ڈیو ڈکھالی دوست مٹھا دلداری آہک واری
حمل دی کوئی حج نہیں ہے توں در لوتبہ زاری آہک واری

(۵۱)

نتے لوک سبحن لنگھ آیا نال ٹکل دے ہک کر لوکوں لگ کر
چھپدا چھپندا ہندا آیا ساہ سمورا سک کر لوکوں لک کر
باجھ کنوں آ بیٹھا میڈی جھولی دے وچ جھک کر لوکوں لک کر
حمل کوں گل لا کراہیں پا چلیا ول جھک کر لوکوں لک کر

(۵۲)

ڈردی تے لک ڈہدی تیکوں لوک کنوں لاچاری پھردے جاری
ہک فراق وچھوڑا ڈوجھا بار ڈٖتی سرباری تے سرباری
سہس ہزار چھیپے میں ڈٖیٹھے تیڈے عشق ازاری توں دزاری
حمل دا سر صدقے توں توں ول ول وارن واری تے لکھ واری

(۵۳)

دوست بناں فردوس نہ ولیسوں جاں پھر دوست نہ آسی نے گل لاسی
حوراں باغ قصوراں کلی بہشت نہ من کوں بھاسی یا پیاسی
رات ڈینہاں رحمان اگے ہے عاشق ایہا اردا سی تھی کر عاصی
حمل نال ہمیشہ شالا جانی جا خلاصی تے گڈ باہسی

(۵۴)

دلبر آکھیا ہک ڈہاڑے "حال سُنا ہک واری" آکھیم صدق تھیواں ہوڑای
رات ڈینہاں غمناک ڈسیندیں من توں لاہ موجھاں آکھیم صدق تھیواں سو واری
آسوں مول نہ رہسوں توڑے جُھل ہووِن کے چاری آکھیم صدق تھیوں سو واری
حملؔ! ہو خوشحال سدا تھیا توں ناں لطف لُٹ ری آکھیم صدق تھیوں سو واری

(۵۵)

دلبر ساکوں سڈ آکھیا اج رات اساں کن تھیویں آکھیم شال گھنڑے جگ جیویں
جام صراحی مئے در مجلس پُر کر پیالے بیویں آکھیم شال گھنڑے جگ جیویں
بعد ازیں ہمراز ہمیشاں صحبت وچ سڈیویں آکھیم شال گھنڑے جگ جیویں
حملؔ ہو ہشیار بنڑیں تے مول مدوں نہ تھیویں آکھیم شال گھنڑے جگ جیویں

(۵۶)

دلبر آکھیا ہک ڈہاڑے آہوں گڈ اورے آکھیم گھورے سائیں گھورے
پیش رقیبیں رنج کڈھوں تے رل مل ڈیوں ٹورے آکھیم گھورے سائیں گھورے
جیندے پھیر ملاقی تھیوسے من اللہ دے بھورے آکھیم گھورے سائیں گھورے
حال حملؔ معلوم تیڈا ہم کیا کجھ جانڑں لورے آکھیم گھورے سائیں گھورے

(۵۷)

دِلبر آکھیا کول اساڈے بہہ کر رہ بجھ رہائیں آکھیم شال سدا سکھ مانڑیں
کر کر صحبت سک لاہیوں جو ویندی عمر دہائیں آکھیم شال سدا سکھ مانڑیں
کانڑں اساں توں کانڑاں کڈھیاں ہنڑں نہ کڈھیو کائیں آکھیم شال سدا سکھ مانڑیں
حملؔ ہو سو گڈ ہمیشہ سخن سچا کر جائیں آکھیم شال سدا سکھ مانڑیں

(۵۸)

اَنج تاں آبہہ کول اساڈے آپ اینویں فرمالیں بھورا لائیں
رنج ریہے چھوڑ سجھوئی خوشی ہتی کھل الائیں بھورا لائیں
باہہ پکڑ کر باجھ کنوں گڈ گوڈے نال بہالیں بھورا لائیں
حمل دے ہک ساعت ڈیہے وچ دل دے درد ونجالیں بھورا لائیں

(۵۹)

سو سال سجݨ گڈ نال وسے تاں وی اکھیں ڈیکھ نہ رجدیاں
پل پل ڈیکھ پیاسیاں آون ول ول ڈیکھݨ بھجدیاں
لوک توڑے لکھ لوڑک کرے تاں لوک کنوں نہ لجدیاں
حمل عشق اساڈے دیاں دھم دھوم دھمالاں وجدیاں

(۶۰)

ہک دم دلبر یار بناں بھی اکھیاں کوں آرام نہیں
خواب خوشی آرام بگئے تے طلب تقاضا طعام نہیں
سال گئے دل نہ پچھیں سدھ سنبھال سلام نہیں
حمل کوں ہک دوست بناں کوئی سک صبر آرام نہیں

(۶۱)

کر کر گالھیں یاد سجݨ دیاں دل جھردے وتج جھوری
وس کنوں بے وس تھیاں جو نس گئی دل دے زوری
جھل پل رہیں گھٹاں میں دل وچ اٹکی نینھ ندوری
حمل ہݨ محبوب ملے کجھ تھیوم ساعت سدوری

(۶۲)

آس پیاس اداس میکوں نت رات ڈینہاں دلبر دی
اُٹھیاں بیٹھیاں آرام نہیں کل کار وسر گئی گھر دی
دور سجن کوں ڈینہہ لگے میڈے ڈٹھے باجھ نہ سر دی
حمل ہم اُمید آسی انج اکھ اساڈی بھر دی

(۶۳)

تنھاں دے نال مقابل کیہا جو بھیا سر دا سائیں
جیویں آکھے تیویں من توں کر اُمنا آئیں
ساہ منگے تاں ڈے سر سودھا آزی نال الائیں
حمل حجت چھوڑ، تنھاں دے درداسگ سڈائیں

(۶۴)

ڈھولݨ نال نہیں بیا بولݨ ھکا بانھپ بولی
بانھیاں دا بھی بانھاں بھی کھڑ کیا بجھ گو لاگولی
نال خودی خود خاص نہ بلدا گالھ اساں تک تولی
حمل ھکے ڈینہہ سجݨ توں گھول سٹی جند گھولی

(۶۵)

دلبر یار دلیں دا مالک دلبر دل دا سائیں
دل وچ دیرا دلبر داتے لوں لوں وچ لکھ جائیں
ماہ پساہوں نیڑے وسدا دم نہ دور کڈاہیں
حمل ہے محبوب اندر وچ باہر پیسر نہ پائیں

(۶۶)

پردیسی نال پیت ہیوسے اٹکی دل اڑانگے
سانگے والی پیت سکھیری بن پریت کسانگے
نہ کوئی قاصد آوے جاوے نہ کوئی وڑکے وانگے
حمل ہے افسوس اسی دا جا دل دردنہ دانگے

(۶۷)

کیڈوں تھی ایہہ نینہہ لگیو سے کیڈوں باتاں بنیاں
کیڈوں دلبر دیداں لایاں کیڈوں اکھیاں اڑیاں
کیڈوں دل لٹا بٹھاسے کیڈوں فوجاں چڑھیاں
حمل ہوسی سدھ تنھاں جے سوز اہیں وچ سڑیاں

(۶۸)

ہئے ہئے ہن تاں ہتھ ملیندا اگے مت نہ آیم کیوں دل لایم
نہ کہیں نیک نصیحت ڈتی نہ کہیں سمجھایم کیوں دل لایم
رات ڈینہاں وچ سوچ سجن دے جھک جھک جی لایم کیوں دل لایم
حمل ہوش صبر سکھ ٹریئے ڈیکھن نال ونجایم کیوں دل لایم

(۶۹)

ہئے ہئے کیوں میں اکھیاں لایاں کیوں میں دل اڑائی
کیوں میں ظالم چشمیں دے، نے جنہیں دل چیڑھائی
کیوں میں سنجی جاں سکھی نے سوزیں وچ سڑائی
حمل ہن تاں نین سجن دے لٹ پٹ کرن لڑائی

(۷۰)

ہئے ہئے کیوں میں اکھیاں لایاں کیوں میں دلبر ڈٹھا
ڈیکھݨ نال آرام گیا تے سکھ صبر سبھ پھٹا
پچھیں ظالم زہر ہتیا تے پہلوں ماکھی مٹھا
حمل ہر کوئی بھوگے اتھاں روز ازل دا چِھٹا

(۷۱)

نندڑھڑے لا مروںجاں ہا کیوں سولاں سوز سمائی
آپوں ڈا ڈھیاں کیڈوں یں لایا نینہہ نمانی
سوہݨی صورت ڈیکھ سجݨ دی ہئے ہئے یں حرصائی
جاتم یں تے مہر کریسی تھیسی ریجھ رہائی
پل پل پھیرے پایاں تھاں درکیتی عشق ایائی
جڈاں بے پرواہ ڈٹھم دل لا پچھیں پرتائی
کنہاں کوں ڈیو اں ڈوہ جو یں ونج آپے آپ وکائی
حمل ہو رضا تے راضی جیکا رب کو بھائی

(۷۲)

نازک جا ونج نینہہ لگاہݨ کیہے سول سݨاواݨ
نہ کوئی ڈیکھݨ بھالݨ تھیندا نہ کوئی کھلݨ الاوݨ
نہ کوئی سڈ سینہا پجے نہ کوئی آوݨ جاوݨ
حمل کوں ہݨ تھاں در آئے پھر پھیرے پاوݨ

(۷۳)

رات وہا پر بھات تھئی میڈا جانی یار نہ آیا

سوہݨے کیتے سیج وِچھایں چوڑا چندن لایا
تیل پھلیل عبیر عطر مکھ سہسوں سیس گندھایا
تارے تک تک تارے تھکے پاند پرہ بھی چایا
حمل ہݨ محبوب ملے تاں تھیوم سنگار سجایا

(۷۴)

یا رب یار اساڈا شالا سدا ہووے نت نیڑے
اِنھاں اکھیاں نال ڈیکھاں ول آوسے ونج ویڑے
شادیاں تے شکرانے تھیون ترٹ پوون جنگ جھیڑے
ہر دم حمل گڈ گزاروں ول نہ رب نکھیڑے

(۷۵)

کڈاں آسی تے ڈکھ جاسی کڈاں تھیسی ول میلا
کڈݨ سہجوں سیج وچھیساں کڈݨ تھیسی او ویلا
کڈݨ محب ملاقی تھیسی کڈݨ آسی البیلا
کڈݨ حبیب حمل دل ملسی ولیسی ڈکھ ڈوہیلا

(۷۶)

پل پل بیٹھی پھالاں پایاں یار کڈاں گھر آسی
رات ڈینہاں آرام نہیں تے پھر داجی اُداسی
اہو ڈینہہ کڈاں ول تھیسی آسی تے غم جاسی
حمل جنھیں دل دوست وساریا اے دل جاݨ اناسی

(۷۷)

سکدے سال گئے لنگھ میکوں منہ نہ ڈٹھم دلبر دا

کینکوں آکھاں آکھ سݨاواں درد اندوہ اندر دا
جیہا عذاب جُدائی دا تیہا نئیں عذاب قبر دا
حمل وقت وچھوڑے والا جاݨ حساب حشر دا

(٧٨)

اُہو ڈینہہ کڈاں ول تھیسی آسی دلبر دلدا تے خوش کھلدا
مل کر لوک مبارک ڈیسی ڈیکھ اساں کوں ملدا تے خوش کھلدا
انھاں اکھیاں نال ڈیکھاں ول اہیں اگݨ تے ٹلدا تے خوش کھلدا
حمل تج ہزار تھیون مکھ ڈیکھوں ماہ مثل دا تے خوش کھلدا

(٧٩)

اُہو ڈینہہ کڈاں کو تھیسی ڈیکھ سجݨ سکھ پایاں تے ڈکھ لاہیاں
رب کریں جا راضی تاں کر آزی عرض الایاں تے ڈکھ لاہیاں
جائیں جوڑ اکھیں وچ اپݨا بگھݨ یار رلھایاں تے ڈکھ لاہیاں
حمل ہم امیدا ہا جا نال نجی گل لایاں تے ڈکھ لاہیاں

(٨٠)

یار سجݨ دے آوݨ کیتے سبھس مٹھائیاں مناں
برکت پیر فقیراں دی، مڑیں کن آوے مناں
سیج اُتے سبھ سوہݨے کوں بہہ رات ساری میں مناں
حمل ہردم ڈیکھ سجݨ مکھ تھورے رب دے مناں

(٨١)

جنھاں کوں ڈیکھ جمعیت تھیوے سجݨ سدا سو آوے تے من بھاوے
مور کنوں ددھ لوڑ ٹلے ٹر پیر اگݨ تے پاوے تے من بھاوے

قدم قدم توں پدم تصدق جھاں دم دوست ہلاوے تیں بھاوے
حمل نال حجاب پھٹا کر کرکے کرم الاوے تیں بھاوے

(۸۲)

ہر دم حمد ہزار کراں ول دلبر جے دل گڈے سہجوں سڈے
مہروں میڈے کول ہے آ اِتھ اطاقاں ڈے سہجوں سڈے
مثل مسیحا مویا ندے دل ہڈ جوائے جڈے سہجوں سڈے
حمل دے حق تعالیٰ شالا بخت کرے دل وڈے سہجوں سڈے

(۸۳)

خوب خبر خوش یار میڈے دی قاصد آن سنائی ہو وے وڈائی
کول تیڈے اج ڈھول آسی ہیں آپس بول بدھائی ہووے وڈائی
تانگھ تیڈی ہن سانگ آندے ہتھیاتوں کن سانگ سدائی ہووے وڈائی
حمل ہٹ توں بانہاں بدھ کر تھاں دی درب دائی ہووے وڈائی

(۸۴)

تانگھ جھنیدی سانگ سدائیں نت نت کانگ اڈاندا سو رب آندا
ول ول واٹاں ڈیکھ جھاندیاں پل پل پھالاں پھاندا سو رب آندا
یار جنھاندے دیدار کیتے ہیں لیل نہار للھاندا سو رب آندا
داغ مٹیئے دل باغ تھئی جو زینت زیب گلاندا سو رب آندا

(۸۵)

ڈینہہ جمعے دے جانی یار د یار میڈے گھر آیا
شادیاں تے شکرانے تھئے دل دیڑھا رب وسایا
مُرک مٹھے محبوب مٹھیاں کر گالھیں چاگل لایا

دردیں دی دل جان رنجیل وت ہیج کنوں سکھ پایا
مشکل تے کل مرض میڈا تنھاں ساعت چھوڑ رسدھایا
حمل دا ہک لحظے وچ چا دلبر درد ونجایا

(۸۶)

آ میکوں مل ڈیو مبارک یار اگوں اج آیم چا گل لایم
رنج رسامے روٹھ گئے پا پاندگی پرچایم چا گل لایم
توبہ کر تقصیراں توڑوں بدیاں سبھ بخشایم چا گل لایم
حمل حجت چھوڑ ہمہ کر آزی عجز الایم چا گل لایم

(۸۷)

ہیج کنوں ڈر ساجن ہیں نال محب رکیتا آ میلا
غم تے گوندر چھوڑ گئے جاں آپ آیا البیلا
جانی نال جدائی دا شل وقت پووے نہ ویلا
حمل کوں مجبوب ملیا تھیا دشمن دا منہ بھیلا

(۸۸)

اگوں اساڈے آیا دلبر جانی کہیں بہانے لکھ شکرانے
ٹلیا کھلیا ملیا میکوں عجب جیہے عنوانے لکھ شکرانے
درد سبھیئی دور کیتے آ میڈے یار یگانے لکھ شکرانے
کول میڈے بہہ بول مٹھے چپ چول کیتے حیرانے لکھ شکرانے
شادیاں تے شدمانے تھئے وچ عرش زمیں اسمانے لکھ شکرانے
دشمن سڑ سبھ خاک تھئے جے لوک ڈیندے تکھ طعنے لکھ شکرانے
میں جیہاں ممنون نہ کوئی اج ظاہر وچ زمانے لکھ شکرانے

حمل نال ہمیشہ ہوون اینجھے رحم ربانے لکھ سکرانے

(۸۹)

کول جنھاندے ڈھول وسے گڈ دوست مٹھا دل جانی بخت نشانی
دم دم سئے دیدار سجنڑ دا ڈیکھن پاک پیشانی بخت نشانی
جنھاں کوں ہے موجود میسر جانی جوت جوانی بخت نشانی
حمل نال ہمیشہ ہووے اینجھا رحم ربانی بخت نشانی

(۹۰)

کول جنھاندے ڈھول وسے ہے بخت تنھاندا بالا افضل اعلیٰ
دم دم دے وِچ دلبر دا مکھ ڈیکھ کرنڑ ڈکھ ٹالا اندر اجالا
ہر دم باغ بہار تنھاں کوں کیا کجھ سرد سیالا ہووے اُنھالا
حمل نال ہمیشاں شالا گڈ وسے گل لالا لہے کشالا

(۹۱)

دِل کوں بہوں دلاسے ڈیواں رہے مول نہ رہندی
اکھیاں کنوں اولے وسدا ایڈا مول نہ سہندی
ساہ پساہ کنوں نت نیڑے لوچے مول نہ لہندی
حمل حبیب دے ڈٹھے باجھوں مٹھا نہ پے کن ٹھہندی

(۹۲)

قاصدا کول سجنڑ وِنج آکھیں ساڈا حال سبھوئی
کر کوئی بھال سنبھال سگی لہہ توں بن حال نہ کوئی
سال گئے لنگھ حال نہ بجھی نہ کوئی حال متوئی
حمل دا بھی حال اِہو ہے جیکو حال ڈٹھوئی ۔

(۹۳)

سوہݨی صورت سوہݨیاں دی تے سوہݨے سبّ وِچ سوہندے
سوہݨے سوہݨیاں نال الیندے کو جھے وطن لوہندے
سوہݨیاں کوں سڈ کول بلھیندے کو جھیاں کوں پئے کوہندے
حمل ہن اندر دے دروہے باہر مٹھڑے منہ دے

کافیاں

(۱)

ساکوں شوق مچایا شور، شور وے لوکو شور
ساکوں شوق مچایا شور
رانجھے جیہاں اور نہ کوئی محبوباں دا مور
مور وے لوکو!
چشماں چڑھ آ اڑیاں، لڑدیاں نی زورے زور
زور وے لوکو!
رانجھن تخت ہزارے داسائیں، ٹردا چاکاں والی ٹور
ٹور وے لوکو!
لوکاں لیکھے چاک منجھیں دا، ہے دلیاں دا چور
چور وے لوکو!
نال حمل دے بھال جو کیتس، بھتیا غریباں دا غور
غور وے لوکو!

❊

(۲)

کیہی کیہی کیئں جا لئوں توں لائی
وو، وو، وو، وو مُٹھی وات وائی

اوڑا پاڑا لوک بیگانے ۔ راتیں ڈینہاں ڈیون طعنے
گلا غیبت تیڈی چم میں سر تے چائی، وو، وو، وو، وو.....

رم جھم راتیں نیٹاں نندر نہ آوے تارے تک تک نہ رات وہاوے
کائی سکا نہ سمجھے کارگھر دی کالی، وو، وو، وو، وو.....

جیئں ڈینہہ تیکوں ڈٹھم دوست پیارا ۔ تیئں ڈینہہ ماریا نیہہ نغارا
سٹ رہیا ہے کوئی ماپیو بھیݨ بھائی وو، وو، وو، وو.....

حال حمیداں دا معلوم ہے تیکوں ۔ توں بن آکھ بیا آکھاں کیکوں
ڈکھاں سولاں میڈا کونہیں حال بھائی وو، وو، وو، وو.....

ٌ

(۳)

آ میاں ڈھولݨ آ، ملک وُٹھا مولا مینہہ وسائے
ونج میاں قاصد کر کل کائی، ڈِے کوئی سُدھ سما
کیہے گالھوں کیوں نئیں آئے

باہنہاں بدھ کے آکھیں نیویں، پاندھی ونج پاء
دور تُساں کیوں ڈیہڑے لائے

ملک وُٹھا تھئی مدمٹݨ دی۔ آ توں آپ بھلا
کوڑئیں توں لئیں کانگ اُڈائے

حمل ہر دم حمد ہزاراں، گیا سو ڈات ڈِٹا
آیا ساجݨ سول سدھائے

؞

منظومات

حمد

(۱)

وہ جو خالق خلق اُپائی قادر قدرت والے
روز ڈیندا ہے ہر کوں توڑے رُوہ جبل وچالے۔
ولیر مولا مول نہ کردا گل کوں کھاج کھوالے
طفلیں کوں بھی طعام ڈیندا ہے مادر پیٹ وچالے
بر بحر وچ بحرا بخشے ماہی مور مثالے
ہڑدہ ہزاراں عالم کوں او صاحب آپ سنبھالے
کم زیادہ قسمت کیتس ہر کوں روز حوالے
ہک رُلدے رزق نہ لہندے ہکڑیاں ڈیوے نوم نوالے
ہک پندے وی بادشاہ کرے ڈے مالک مال اٹالے
ہکڑیاں کوں سٹ تخت کنوں چا ڈیندا دردکشالے
ڈیکھ حمل ایہہ دور زمانہ کر کیا رنگ ڈکھالے

(۲)

اے دل ڈیکھ عجائب رب دے کیا کیتس کیا کرسی
ہے مختیار ملک دا مولیٰ جو چاہے سو کرسی
جو کجھ جنہاں دے باب لکھالیس آخر اس پر دھرسی
کہیں کوں رنج رسایو ناہیں تہرت کرو رب ترسی
ماہنوں جن ملائک پریاں طفل توڑے حد برسی
مرغ، مروں تے جیت جناور ہکواری ہر مرسی

کوئی نہ رہسی روئے زمیں تیں موت کلی کوں چرسی
خاک سیتی رل خاک ولیسی پئی باقی خاک اُڈ رسی
رہسی رب رحیم ہکو جو لفظ لمن دا پڑھسی
میر محمدؐ کرسی اتھاں سرہں نبیاں وچ سرسی
بخش بھیسی ہر مومن تے کل نال فضل دے ترسی
حمّل ڈیکھ لقا حقانی جان جثہ تن ٹھرسی!

مرشد کی مدح

وہ محبوب مکمل مرشد کامل قطب ربانی
لائق لعل لوّاری داشہ نقشبندی نورانی
دین دنیا موجود مہیّا شرطیں شان شہانی
مسند منصب مسلم تیکوں جیسیں جوڑ جہانی
سُنڑ فریاد فراق میڈے دی اے محبوب جفانی

ہادی مہدی مالک مرشد خالق خلقیوں خاصہ
تیڈا تکیہ تاری دل کوں بھر نہ پیا بھرواسا
بر سر بار بدیاں دے چاتم نال نہ نیکی ماسا
حرص ہوا دے وچ وجایم جوبن جملہ جوانی
سُنڑ فریاد فراق میڈے دی اے محبوب جفانی

خاص خلیفہ حق داہئیں توں نیک نبی دا نائب
شوکت شان شرع داصاحب غوث غیاث غرائب
تخت بلیغ بلاغت برکت عظمت علم عجائب
بخشش بشارت بے شک توں تے سایہ ہے سبحانی
سنڑ فریاد فراق میڈے دی اے محبوب جفانی

توں تے نازل نورخدا دا توں تے رحمت رب دی
توں تے رحمت ملکیں دی تیں رحمت نبی عرب دی

---

(۱) فرہنگ ملاحظہ فرمائیں۔

تیڈی سک سدائیں منگدا ڈے توفیق طلب دی
جو دم جیندا ہوواں ڈیکھاں تیڈی پاک پیشانی
سُݨ فریاد فراق میڈے دی اے محبوب حقانی

توں سردار سخا دے صاحب توں دریا کرم دا
بخشیں امان ایمان سلامت بہر بھیم بھرم دا
سخت صدی دا وقت لگا ہے رکھیں شان شرم دا
دامن ہیٹھ ڈھکیں کل میڈے عیب اگھڑ عریانی
سُݨ فریاد فراق میڈے دی اے محبوب حقانی

توں مقصد توں مطلوب اساڈا کعبہ قبلہ دل دا
ایں کعبے اوں کعبے وچوں نہیں تفاوت تل دا
رب جنہاں تے راضی تن کوں اینجھا مرشد مل دا
پشت پناہ مریداں دا توں حامی ہر دوجہانی
سُݨ فریاد فراق میڈے دی اے محبوب حقانی

صبر، سخاوت، علم، امانت دین دیانت دھر دے
بخت عقل اقبال سبھے ہن تیڈے در دے بردے
دشمن دعویدار دو رنگے دہشت کنوں ڈر دے
ہیبت حشمت اعلےٰ عظمت صولت ہئی سلطانی
سُݨ فریاد فراق میڈے دی اے محبوب حقانی

ڈوہ گناہیں کیتا میڈا قلب اندر کل کالا
نال نگاہ نوازش کر توں میڈا اندر اُجالا
حال میڈے تے بھال کرو فی الحال کرو ڈکھ ٹالا
ہیں مجبور سکین اُتے کر فائق فیض رسانی
سن فریاد فراق میڈے دی اے محبوب حقانی

واہ وسیلا وارث ہیں توں میڈے سردا سائیں
آپ بھلائیں سائیں توں میڈے عیب چھپائیں
دوزخ دے ہن ڈر کے ڈاڈھے کنوں باجھ بچائیں
نال جماعت جنت دے وچ ڈیویں جاہ جتانی!
سن فریاد فراق میڈے دی اے محبوب حقانی

کر کر یاد گناہاں کوں میں غم وچ غوطے کھاوندا
کیا پرواہ تنہاں کوں جن تے نظر تسا ڈا پاوندا
سوالی خالی کوئی نہ گیا جو در تساڈے اوندا
میں بھی سوالی تہاڈے در دا لاہ حزن حیرانی
سن فریاد فراق میڈے دی اے محبوب حقانی

کم سبھے میں کیتے کوجھے اوجھے کہیں نہ کیتے
نفس میکوں ہن چوٹی توڑی وچ گناہیں نیتے
دست تساڈے دامن وچ میں روز ازل دے سیتے

دا من دا ننگ تیکوں ہے نہ ڈیکھ میڈی نادانی
سُݨ فریاد فراق میڈے دی اے محبوب حقانی

نفس اتے شیطان ڈوہاں دے لالچ لارے لگس
راہ کنوں گمراہ کیتونے ٹھگ ڈُنا ہیں ٹھگس
اوڑے پاڑے نال اجایا ویریاں وانگو وگیس
حُسن سنجان کیتم کم سبھے ناحق دے نفسانی
سُݨ فریاد فراق میڈے دی اے محبوب حقانی

دل میڈی دیگر دموودم غم وچ کھوندی غوطے
ہر ہک اے جو وال میڈا سبھ نال گناہیں پوتے
نال رحم توں راحم دے او ڈوہ تھیون سبھ دھوتے
ہم اُمید کریں میڈے مشکل کل آسانی
سُݨ فریاد فراق میڈے دی اے محبوب حقانی

نفس اتے شیطان میڈے تاں موڑیئے نیں موڑیندے
موت قبر تے قیامت دے پئے ڈر کے سخت ستیندے
ڈوہ میڈے وچ روہ نہ تلس تیڈا لوہ کٹیندے
تھیویں مدد مداحی دی جتھ تلسی ترمیزانی
سُݨ فریاد فراق میڈے دی اے محبوب حقانی

حق کوں چھوڑ ناحق کوں لگیس بار بدیاں دا چاتم
پیچ سنبھالݨ سمور سٹیم کلی کوڑ کمایم
روزے فرض نمازاں دے بھی رلدے وقت وجایم
کہڑے کہڑے عیب سݨایاں لیکھا لیکھ لسانی
سݨ فریاد فراق میڈے دی اے محبوب حقانی

کر کر یاد گناہ اکھیندا ہے ہے کیوں ہیں چائیس
اوہے عیب پلہ پا سبھئی تیڈے در تے آئیس
عیبیں نال کیتی چا اپݨا تیڈے توڑ لگائیس
ڈکھیں ڈکھݨ ہارجے کیتم پاپ پدھر پنہانی
سݨ فریاد فراق میڈے دی اے محبوب حقانی

دہشت دور زمانے دی ہیں ڈیکھتے ڈاڈھا ڈر دا
ادب اندیشہ شرم حیا گیا ہاں پھیٹر پیا پھر دا
جملہ جماعت نال اساڈا پیر رکھیں توں پر دا
ڈیویں پاند پناہ اساکوں مرشد میر مکانی
سݨ فریاد فراق میڈے دی اے محبوب حقانی

نال اساڈے دیری وگدے بھیڑے جنگ مچائی
گلا غیبت پر بٹھ پٹیس ودن چلپل چائی
مرن منافق موذی جنھاں رو کر دل رنجائی

پٹ پٹیس دی پاڑ، پٹرے کڈھ مار اوہے مروانی
سن فریاد فراق میڈے دی اے محبوب حقانی

بارھیں سن دی بیانوے دیج سال تے تیرھیں[ل] سن دے
مدح مبارک جوڑیم پلوتم دانے درعدن دے
یا وت مشک کثوری عنبر چھلکے چوب چندن دے
رہے ہمیشہ یاد میڈی ایہہ نادر نقش نشانی
سن فریاد فراق میڈے دی اے محبوب حقانی

تیڈا لطف لغاری منگدے تیڈا رحم رعایت
تیڈی مدد مداحی منگدا تیڈی عین عنایت
حاضر وقت بلائی ہووین حمل نال حمایت
نال ایمان ٹُلاں پڑھ کلمہ ظاہر آکھ زبانی
سن فریاد فراق میڈے دی اے محبوب حقانی

ل : یہ نظم ۲۴ رجب ۱۲۹۲ھ کو لکھی گئی۔

نصیحت نامہ

کر کجھ یاد خدا کوں بندا　　چھوڑ دنیا دا کوڑا دھندا
حرص ہوس دا تاݨ نہ تندا　　نیک بدی دا سمجھیں سندھا
کڈھ اندر دا دروہ دغل　　کر گھن کجھ توں نیک عمل
اہا عمر نہ آسی ول

عمر وہجائی سبھ اجائی　　کئی نہ کیتی کار سجائی
حق دا حق نہ ہک بجا لئی　　پڑھیں نمازاں لوک لجائی
دل وچ خطرے خیال خلل　　کر گھن کجھ توں نیک عمل
اہا عمر نہ آسی ول

قبر دا پیا سڈ سڈیندا　　نال دنیا توں دل گڈیندا
نت نویں اٹھ ہندھ اڈیندا　　رات ڈینہاں بیا لوک لڈیندا
چارے طرفوں پودے چل چل　　کر گھن کجھ توں نیک عمل
اہا عمر نہ آسی ول

تیڈے یار جیکے توں جیڈے　　تیڈے نال جیکے گڈ کھیڈے
سبھ سنبھال بگئے کل کیڈے　　اوہے ول نہ آسن ایڈے
بگئے سبھ خاک مٹی وچ رل　　کر گھن کجھ توں نیک عمل
اہا عمر نہ آسی ول

دنیا ہئی کوڑ کہانی　　ہے ہے ویندی رات وہاݨی
سمھ جمار وہجائی جاݨی　　تیکوں سوکھی نندر سیاݨی
پھر نہ جاگیوں کوئی ہک پل　　کر گھن کجھ توں نیک عمل
اہا عمر نہ آسی ول

کیڈاں نہ کیتی رب کوں یاد　　نال دُنیا دے بھیوں دلشاد
مٹھی بگیو آل اولاد　　عمر ونجائی سب برباد
وقت عبادت دا گئی ٹل　　کر گھن کجھ توں نیک عمل

اہا عمر نہ آسی وَل

کتلے عالم رب اُپائے　　جوڑ نیا اُپا کھپائے
کل کوں چٹکا موت چکھائے　　نیٹھ زمین دے ہیٹھ ڈھکائے
گور اندر گئے او سبھ گل　　کر گھن کجھ توں نیک عمل

اہا عمر نہ آسی وَل

کتھاں شاہ سکندر دارا　　کتھاں نادر تھاندا نعرا
کتھاں نوبت نام نغارا　　اوبھی سبھ ونجا گئے وارا
سٹ کر راٹیاں رنگ محل　　کر گھن کجھ توں نیک عمل

اہا عمر نہ آسی وَل

ایہہ جگ سارا خواب نشانی　　نال نہ جلسی جوبن جوانی
اہا جیکا جوڑ جہانی　　ولیسی سب فناھتی فانی
ارض سماتے جملہ جبل　　کر گھن کجھ توں نیک عمل

اہا عمر نہ آسی وَل

مرشد میڈا نور نرالا　　لالق لعل لواری والا
میڈے نال ہوسی گڈ شالا　　کوئی نہ ڈیسیم درد کشالا
ہادی آؤسی وچ ھکل　　کر گھن کجھ توں نیک عمل

اہا عمر نہ آسی وَل

حمل ہر دم حمد ہزار   شام صبح توں شکر گزار
مرشد مہدی سے مہندار   پاک پیمبر جاتے بار
کلمہ تیڈے نال سمل   کرگھن تجھ توں نیک عمل

قصّہ جمجمہ سلطان

نال زبان ایمان کنوں میں آکھاں حمد خدائی
قادر قدرت نال جنھیں اے خالق خلق اپائی
مرسل میر محمد کیتس پیدا دوست پیارا
تنھاں نبیؐ دے نور کنوں ہتیا جملہ جہاں جگ سارا
چارے یار نبیؐ دے منہم چار رے نار اکھیندے
چارے گوہر گل گلابی چار رے ٹھار اکھیندے
سُن کجھ آکھوں آکھ سناوں پیش گذشت افسانہ
عیسےٰؑ آیا سیر کریندا مرد نبی مردانہ
پھر گھدی دریا کنارے جاں وت سیر کیتوسی
سری بشر دی نال حشر دے ہئی پیٹ ڈٹھوسی
وِچ پدھر دے پئی ڈٹھوسی دھڑ توں دھار جُدا
ماس مغز سبھ کھل تنھاں نوں ہتی گئے فوت فنا
ہار بہانس ہار ڈنداں دے دُر وانگوں بھج دانے
ہڈ تنھاں دے دھار ہڈاں توں بیشک خاک گڈانے
ڈینبھوں رہن کویلیاں تنھاں وِچ محکم جا مقیدی
اجھی تمام اجھائی تنھاں دی جیوں کر برف سفیدی
اکھیاں دے گل آنے گئے تے خاک بھریے سئے خانے
نانگ کویلیاں وِچ کناں دے واڑیں جوڑ کیتانے

دید اپنی پارسری دے جاں ول عیسےؑ چائی
رہیا وچ عجب دے آکھیس قدرت خاص خدائی
کنوں نور اپنے اینکوں پیدا آپ کتوئی
تاں بس دل پریشاں کرچا برسر خاک سٹیوئی
رب غفور رحیما تیکوں عرض اہو میں کردا
میکوں توں معلوم اہو کر حال بجھا ایں سر دا
تاں میں جاناں ایں بندے دا کیا احوال تھیا اے
کیڑیں وچ کپار جنھاندے سو سوراخ کیا اے
وحی آیا سو طرف سماؤں قدرت نال الٰہی
آون نال الائیں" عیسےؑ آکھ ۔ چہ می تو خواہی"
عیسےؑ ترت جواب الایا ولدا کہن سری دا
تھیوس زبان تاں ڈیوے میکوں حال مدت گزری دا
آکھے الا و نخ عیسےؑ تاں ایہہ نال تیڈے بہہ بولے
قصے موت حیاتی دے سب پیش اگوں توں کھولے
چل گیا ول پارسری دے عیسیٰؑ ترت توانا
ڈے توں جواب سری سبھ میکوں تھیا ہے حکم ربانا
حال حوال سبھو کر جیکے ڈینہہ ڈٹھائی
صورت مند سوہنارا آہوں کرتوں زشت پیشانی
کہ توں عالم فاضل آہوں کر توں ساحر سحری
آکھ اہو احوال میکوں توں مرد آہوں کہ مہری
نال نبی دے حال اہو ول کر مثل نال کریندا

سُنڑ توں مرسل عرض اہو ہاں میں مُرس وریندا
بجمہ سلطان میڈا ناں ملک آہیس ملکاں دا
ماہنڑوں مثل دھڑاں دے میڈے میں دھنڑوال تنہاں دا
جا بناء کر جمیت دی کیں وچ مصر دے جوڑی
رب ڈِتی بادشاہی میکوں مشرق مغرب توڑی
حشمت نال حکومت دے میں روئے زمیں نوائی
مشتری بھی اگڑ میڈے تے بہوں کیتی رشنائی
دُنیا دولت مال خزانہ از قارون زیادے
قاروں پیش اساڈے آہا وانگر مرد گدادے
صد ہزار غلا ماندے آہے روم ولایت والے
صد ہزار غلا ماندے آہے حبشی گیسوں کالے
صد ہزاراں ترکی آہے اطلس پوش جنہاں کوں
صد ہزار غلاماں سونے دُر درگوش جنہاں کوں
شش ہزار غلامیاں آہاں زیادہ شمس قمر توں
خالی کجھ تنہاں وچ آہے گھنڈے زر زیور توں
نانڑے نال خرید کیتے میں ایہ سب بندے بردے
ہر ہک مرد ہمیشہ آہا تیغی نال تبر دے
لیل نہار نیاز کنوں آکرن سلام اساں نوں
کہیں کوں قدرت کجھ نہ تھیوے چا بولن زباں نوں
ڈہ ہزار سنجھ صباحیں بورچی خانے بلدے
سویں گداگر شہریں دے شب روز اتھاہیں پلدے

چہل ہزار اٹھاندے آہے کالے رنگ جھاندے
ڈھوئن بار ہمیشاں، ہرگز مول نہ تھیون واندے
چہل ہزار کتیاندے آہے کانڑ شکار شکاری
نئوں سو باز اساڈا آہا نام جنہاندا باری
اینجھاں شاہ زمانے دائیں ہس قادر ہر کہیں تے
نال نگاہ نوازش دی کر مرسل مہر مہیں تے
ول آکھیا ول حضرت عیسےٰؑ ایہ سبھ حال کتوئی
موت سندا ونت صاف پیالا کیکر لو پیوئی
آکھیس ہک ڈینہہ ہرناں دے میں کرنڑ شکار سدھاناں
کر شکار جڈاں ول تھیس ماڑی طرف روانہ
شاہی تاج مرصع سر تے کیا سو آکھ سنڑائیں
اسپ اُتے بھی دی ہے صوف سنہیں سر تائیں
تاں مغز گھدا آمیز اوندا وچ وقت نہیں خوش ویلھے
منغض تھئے اسباب سبھیئی اسپ سیاہ طویلے
ساہ سڑنڑ وچ بھاہ پیا تے جان جگر سبھ جلدا
سختی نال اوندے سر آیا روز عظیم ازل دا
وچ طبیب طبیباں کڈھ ڈیکھن کرن ہزار دوائیں
اثر نہ تھیوے اُہر جتا کجھ مرض کنوں تن تائیں
پورے تھیون لیساہ جنھاندے آ عمر دے پاروں
موت باجھوں بیا مول نہ بھانویں دیگر درل داروں
ول چلئے من پل پچھوں تے دانشمند سیانڑے

ورد وظیفے ویڑھ چلئے تھئے عاجز مرد ملانئے
مرد زناں سبھ سہروں اگھاڑے آکھنے تھئے ہیں تیں
چا اکھیں شاہ اساڈا کھڑے پکاروں تئیں تیں
زور زبان چھوڑ گیا تے والی دات نہ ول دی
کیکر آکھاں حال تھنے دے پھیر تنھانکوں ولدی
آخر ایں احوال اتے جاں گذریے ست ڈہاڑے
اسمان کنوں ہک لتھی صورت جاݨ سیاہ پہاڑے
ہتھ تنھیں کوں چار آہے، منہ چار تنھیندے جاݨ
اٹھ تنھیندے پیر آہے ناشک تنھیں وچ آݨ
آوݨ نال گھتیونس چنبے ترس نہ کیتس پائی
ساہ کڈھیس ایمان باجھوں تے کہیں نہ کیتس کائی
ساہ ڈیوݨ ذی سختی جاں ول پہنتی تنھاں من تائیں
سݨ توں مرسل عرض تنھاندا کیا احوال سݨائیں
ساہ ڈیوݨ دے وقت اوں کوں جے ہوئی طاقت کائی
دھانہاں تے افغاناں آہاں سنڈے ملک سمائی
رو رو کفن ڈھکا کر اونکوں ڈے کر داہی عطر دے
جوڑ جنازہ، چاکر، آہن دھر دے پاس قبر دے
تیہوں پچھے ول نے کنتونے اونکوں قبر حوالے
تھیس عذاب، حساب نہیں جوں وینیدے قبر وچالے
کھٹ قبر کوں، سٹ تنھاں وچ لٹ لتاں کھڑ ڈیندے
لوڑھ اوندی ہر جوڑ کراہݨ چھوڑ سبھ ول ویندے

کاندھی تھئے پچھوں تے پاندھی چا کھٹولا سر تے
نوکر چاکر کوئی نہ رھیا ماگ مٹی دے دھر تے
ہُݨ اوں باجھوں سبھ ول چلئے ایہ رہیا یک اکھائیں
رات جتھاں ظلمات قبر دی آپس جان تتھائیں
پھر ول عیسےٰ آکھیا ایہ بھی سنڑیم حقیقت ساری
حال بیا کر نال میڈے کیا کیتی قبر اندھاری
آکھیس ملک آئے ڈو یک تنھاں وِچ گرز منگل دے چائی
آرݨ نال اٹھال تنھاں بہہ ایہہ گفتار الائی
ڈے خبر توں پاک سچے دی ہے تیڈا رب جھڑا
دین کیرھے تے رہیوں ہمیشہ آکھ نبی ہے کہڑا
کرݨ جواب سوال تنہاندا میکوں مول نہ آیا
تنھاں پچھے تپ تاء کنوں تنھیں گرز منگل وسایا
سُݨ مرسل عذاب قبر دا کیا احوال سنڑایاں
رہی نہ طاقت کائی جو ہیں انھاں نال الایاں
سری اوندی کہیں نال سبب دے آپئی وِچ دنیا دے
ملک الموت جنہیں کوں ماریا ایہ ہن حال تنھاندے
مال مصر دا چھڑ کر جڈاں کاݨ چرݨ دے ویندے
بیریں نال ٹلھیندے اونکوں جنگل آن سٹیندے
کر سانگھڑ جڈاں ول سانجھی ولدا طرف شہر دے
مارن اونکوں کھُر کھرانڈیاں وِچ کپار قہر دے
نئوں سو سال پنجاہ ہتیا ہے اوں کوں موت پچھاݨ

دوزخ وچ کتونے داخل کنوں عذاب اجائی
توں ہئیں مرسل توں ہئیں نبی توں ہئیں نور نرالا
میڈے اتوں آنڑ اہو توں قربوں لاہ کشالا

نال امر الٰہی تھیس سری نال جسم سمورا سارا
چالیہہ ڈینہہ حیات رہیا ایں دنیا وچ سوہارا
وسر گیونس اوسبھوئی جیکے ڈکھ ڈٹھا نس
تھیا شاد بہوں دل ایں یاد خدا کیتا نس
ڈینہہ رات رہیا وچ یاد خدا دے ولیسر نہ کیتس کائی
صد ہزار برس جیوے کوئی تاں ڈیوس موت ڈکھائی
آخر تھیا عدم ڈو راہی ڈٹھی نہ سختی ہا سی
نال نوازش نبی دے ملیس جنت جا خلاصی
شب روز حمل کر یاد خداکوں جو دم جیندا ہائیں
رہسی نقش نہایت قصہ تیڈا قیامت تائیں

طنز و مزاح

جوانی

ہے وے جوبن جاڑ کیتوئی چھورا کریں چھوڑ گیوں
جاتم جلیس تو ڑ تاٹی پر یار یارانی توڑ گیوں
لوہ کنوں لنگ ڈاڈھے، سو کر ہیٹے ہڈ اکھوڑ گیوں
ہمت حشمت حال حسن گئے ماس ہڈاں توں روڑ گیوں
صورت سوہن سموری نیتوئی ڈا ٹھاں ڈند الوڑ گیوں
کالے کڈھ کلور کیتوئی اچھے وال وکوڑ گیوں
ہر کوئی آکھے چاچا ماماں جٹ اہابھی جوڑ گیوں
کہیں نال وفا نہ کیتو گل کوں نیٹھ نہوڑ گیوں
حمل دا دل حال نہ پچھو مہر مٹا منہ موڑ گیوں

غیر ذمہ دار نوجوان

ڈنگی ٹور تے ڈنگا پٹکا ہتھیں پنج چھی چھلے
کڈھ کڈھ پٹوئیں تے وٹ ڈیندے ابتے پیچ ادلے
آکڑ شاکڑ نال شہر وچ ٹور ٹرن کر ٹلے
طرے چھوڑ تڑاں تے کھڑدے گھلے کر کر گلے
سارا ڈینہہ گھٹیاں وچ گھمدے ول ول ڈیون دلے
لکھ روپے لوڑ کرن تے گھر وچ ٹھکر ٹھلے

گھم گھم تے گھر آون ساجھی پیسہ مول نہ پلے
اگوں آکھن کیا کھٹ آیو ولدی وات نہ ولے
زالاں اگوں زورئے ڈاڑھیاں کھونڈ مریندیاں کھلے
منتاں کر کر ماء چھڑیندی اُگھ اُگھ اکھیاں ملے
گھر وچ کھلا بُجا باہر شیر بہادر بلے
حمل جنھاں گھر حال اہو سو آکھ کیویں گھر ہلے

سی حرفیاں

ہیر اُس کی والدہ اور ہمسایوں کے سوال و جواب

ماء   ماء مت ڈِتی سُن ہیر دھیا
اِہے کیہے نوں کم کماؤندی ڑی
مندی گالھ کنوں ٹھل ٹھل رہیاں
پل پل بیٹھی سمجھاؤندی ڑی
سُتے لوک تیکوں کیہا بوک پیندا
جھنگ جھوک ڈِہوں لنگھاؤندی ڑی
ڈکھ بُکھ کنوں سڑ سُک رہیں
بُکھ جُکھ تیرے غم کھاؤندی ڑی

ہیر   آکھے، ماء! میکوں مت ڈِس نہیں
ہوس میڈا نینہہ لگ گیا
کوئی کھر پلا اکسیر جیہا
وڈے پیر دی سنہن ول ٹھگ گیا
منجھیں وال میکوں بھاہ بال ڈِتی
رگ رگ دے وچ دھوآں دھگ گیا
تِس بُجھنے وچوں کو نہ لکھ لاہے
جہڑا روز ازل دے وگ گیا

ماسی   تڈاں ماء کنوں پچھیں ماسی آکھیا
ہئے ہیرے کیہا توں کم کیتا

جہیں کم کیتے اساں غم کھا دے
اہو کم آ گے تنؤں تم کیتا
کیڈے دین ایمان دھیان گیوئی
کیڈے شان شعور شرم کیتا

ہیر
آکھے ماء، ماسی! مس بس کیتی
دل توں نواں جھیڑا یاد کیتا
سُتی اگ متاں دل جاگ پووے
پھُوکا ڈے توں بھیر فساد کیتا
جیکو تاب عشاقاں دے باب کرے
تنہاں دی رب خراب بنیاد کیتا
آپے سڻیا ہوسی، آپ سائیں کیوں
چا نال "ثمود" تے "عاد" کیتا

بھیڻ
تڈاں بھیڻ اٹھی ڈے ویڻ آکھیا
توں سیڻ سکے دِلگیر کیتے
کیہی ہیر! تیکوں بدہیر لگی!
ونج سیر بھنوئی لپ کھیر کیتے
متاں ویر تیری تقصیر سُڻے
تک تیر مارئی تقدیر کیتے
پیو پیر کنوں تقدیر گئی
تیری پیڑ پیڑ ظہیر کیتے

ہیر
آکھے! بھیڻ توڑے لکھ ویڻ ڈیویں

نیݨ لگ رہیے ہُݨ وس نہیں
ماہی ہس میری دل کھس گھِدی
ہور کس ڈِٹھے لیے کس نہیں
ہر کس دے نال عکس تیرا
بکیں سُون بھڑ نخس نہیں
جینکوں روز ازل دے لکھ چھوڑیا
سا تاں میڈے میٹھݨ دی مس نہیں
پُھپھی تڈاں پھیر پھپھی دل بیر بگدھے
بجھ زیر زمین ڈِو دھیان کیجے
وتج پت، کُپت نہ گھت دھیا
کر ست سُپت سمان کیجے
تو ڑے پیر فقیر امیر ہووے
تاں بھی ہور بیگانے کنوں شان کیجے
کھپ کھپ متاں پیو کپ گھتی
ناحق کاݨ نہ جاݨ زیان کیجے
ہیر آکھے! پھیر پُھپھی! دِل پھٹ نہیں
اگے سوز فراقاں دی پھٹیاں ہیں
انھاں پھٹیاں دیاں پٹیاں پٹ نہیں
اگے ڈکھاں سولاں دی پٹیاں ہیں
چٹ تے چٹیاں جھٹیاں ڈیون

جٹ ہٹیاں کوں گھتاں گٹیاں ہیں
جڈاں عشق دیاں بازیاں کھٹیاں ہن
تڈاں وچ سیالیاں کھٹیاں ہیں

بھجائی تڈاں بھر جائی بچ آئی سائی
ڈاڈھے زنگ کنوں جنگ جوڑ بیٹھی
تیکوں ہوڑ سبھے منہ موڑ کھڑے
توں بھی توڑ تو ڑی نک لوڑ بیٹھی
اہے باپ سبھئی تیڈے باپ بیٹے
کم آپ کیوئی آپ لوڑ بیٹھی
کیڈا شان ادیئی شالا سان لگی
کھیڑے خان توں آگے مینڈھیاں چھوڑ بیٹھی

ہیر آکھنے بھر جائی! تو بھڑ آجائی نہیں
منہ ماہی دا ماد نگاہ چڑھیا
کھا دور تے دل چکور دا نکوں
اسی نال اکھیں ارواح اڑیا
رانجھے رہیں دے نال نہ ریس کرو
کھیڑے خبیث کوں آپ اللہ تڑیا
تساں ملاں دے ہتھوں حلال تھیاں
میڈا خود خدائی نکاح پڑھیا

چاچی تڈاں چاچی چاچنیے دھوہیں آن ماریئے
سر ہیر دے سینے دے ساڑ کنوں

کیہاں ڈکھ دا ڈنگ نسنگ لگی
ڈنگ لنگھ رہیا جوگیاں دی جھاڑکنوں
لاڑ، ماڑ توڑے سیال ساڑ گھتیوئی
نک کپ رکھیوئی کل دا پاڑ کنوں
جیہی جاڑ کیتوئی تیہی جاڑ کراں
کڈھ ھئیں رت سو پھاڑ نراڑ کنوں

ہیر آکھے ! چاچی چڑھ مریں چنبے مار نہیں
متاں پووئی سکا مار حضور کنوں
زور زر اُتے ڈے بھر نہیں
کجھ ڈر بھی رب غیور کنوں
اہیں سُول کنوں سٹر جُور تھئیسن
رانجھو یار مٹھا میکوں نور کنوں
جنھاں ندے پور ساکوں بھر لور کیتا
وُز دور تھئے کل دور کنوں

ماسی تڈاں ماسی منہ اُتے مہنے چڑھ ڈتے
طعنے تیز تکھے سر تیر وانگوں
اتھاں جھنگ سیالیاں ندے جھنگ گالی
بے ننگ نہیں توں ہیر وانگوں
پٹ چیر تے لیر کتیر کتی
کیتوئی حال حوال فقیر وانگوں
جھیڑا جٹ بیلیاں ندے مٹ نہیں

تنھاں کوں کھٹ بلھا یوجیں پیر وانگوں

ہیر آکھے مامی! میں ڈٹھے میڈے مارن کیتے

اِہیں ماء مُٹھی میں مُتیاں ہو

ہک میں نساں وچ بھاندی لسنی

ہور سبھوئے رتیاں کتیاں ہو

کھیڑے بھیڑے ہلے لمب کیتے

جیرھے کان سبھے جنب جُتیاں ہو

جو کجھ آکھنا ہو وسے سو آکھ وینجو

میڈے لیکھے تاں کالیاں کتیاں ہو

ڈاڈی تنڈاں ڈاڈی ڈانگ اُتے ڈک ڈک آکھیا

بے شک ساڈا بولیا بھاندا نہیں

ہور ٹکا ٹکے نال دھوپے

ایہہ ٹکا دھوتے لہہ جاندا نہیں

کالی کھڑک پئی کھیڑے خان کنیں

مُنڈھوں موجھ کنوں ماُنی کھاندا نہیں

دل تنگ بھتیا جھر جھنگ کھمے

اڑ بنگ تے گھر لنگھ آندا نہیں

ہیر آکھے ڈاڈی ڈندھنے ہتھ ڈانگ آئی

بیٹھی دانگ نہیں ڈے دانگ اُتے

میں سانگ ماہی سبھے سانگ سٹئے

جھنداں تانگھ پوواں ترتانگ اُتے

کھیڑے بھیڑے جھڑے ویر پا یا
شالا ہیر پودس کہیں نانگ اُتے
اہو سونڈ سوٹا، کر پھونڈ گھُمے رُو
تھاندا ڈھونڈ کھاون شالا کانگ کتے

نانی تڈاں نانی نول وانگوں، آکول بیٹھی
چپ چوں تہیں چک مار گھدا
تیکوں مار وانگوں رل مار گھتوں

پی دھار، توں دھار بھتار گھدا
اہے یار تیڈے لنگھ پار وچن
اروار کنوں توں عار گھدا

ہن لکھ لغاری کر گالھ ساری
عجب شو تیڈے اظہار گھدا

ہیر آکھے، نانی! نینہہ لگی شالا نس ونجیں
جس جس چھگے ڈس ڈیندیاں ہو
آپ ٹھاہیو اتیں آپ ڈاھیو
آپ پھاڑ بیٹھیاں آپ سیندیاں ہو
جیکا تھیونڑ آہی سا تاں تھی رہی
کیوں پیونڑ وانگوں شاہ پیندیاں ہو
بنھاں ہر دیاں وڈیاں مر گیاں
میڈے کانڑ اجاں سبھ جیندیاں ہو

سہیلیاں تڈاں سبھ سہیلیاں سٹ جولیاں

کول ہیر دے رل آ بیٹھیاں
آپو آپ کتاب عتاب والے
قصے عیب ثواب دے چا بیٹھیاں
تیریاں گالھیں کمت والیاں
سن سبھ سیالیاں غم کھا بیٹھیاں
کیوں ہیر ساکوں دلگیر کیتو
پلو پیر والے سبھو پا بیٹھیاں

ہیر آکھے: تساں سہیلیاں کوں سدھ آہے
انج نال میڈے مل متیاں ہو
ہتیاں تتیاں متیاں ڈیوو
اگ تتیاں اُتے کیوں تتیاں ہو
مَیں تاں سبھ سہیلیاں سیتیاں جاتیاں
انج ہتیاں سبھ کپتیاں ہو
ھکے ہیر کنوں تقصیر ہئی
تساں سبھے ستیاں جتیاں ہو

دائی تڈاں دائی بھی دوڑ دی آئی
آکھے! مائی ہیر تیکوں رب ہوش ڈیوے
کئی ہوش کنوں بے ہوش تھئیے
جنھاں کوں جوش برہ دا جوش ڈیوے
ھتی چاک کیتے غمناک لہیں
بی بی پاک تیکوں پاؤ پوش ڈیوے

منڈی گالھ دی فیس قال ڈہوں
بیٹھا بال نہیں دل گوش ڈیوے!

ہیر: آکھے! ڑی بس بس متاں دائی! دیں
تیکوں ڈے لت تے ساہ لساڑ کڈھاں
پی دکھیاں تے پٹن اکھیاں
تیریاں اکھیاں مار اجاڑ کڈھاں
چاک چاند وانگوں دل باند کیتی
پاؤ پاند نہیں جو میں پھاڑ کڈھاں
توں تاں مل گدھی کرہل نہیں
متاں کل سیالاندے ساڑ کڈھاں

ہمسایاں: تڈاں ہمسایاں بھی ملے آیاں
مائی ہیر کیہاں گلاں چائیاں نی
اسی جھیڑے تے بد بکھیڑے دیاں
ویڑھے ویڑھے وائیاں وائیاں نی
توں خویش سبھے دل ریش کیتے
درویش سوں اکھیاں لائیاں نی
سارا لوک تیری لکھ لوڑک کرے
جائیں جھوک دیاں وبخ وسائیاں نی

ہیر: آکھے! ڑی لوک ٹوک کرتے تاں بھی جھوک ڈلیاں
منہ موک ماہی وتج ماک ملے
دل پاک کنوں دل پاک جڈاں

ماہی ماک دے ہلے نم ناک ملے
ساکوں چاک دے چاک بے چاک کیتا
تھیواں چاک جٹڑاں او چاک ملے
نہ تاں چاک باجھوں چک چاک پوسی
رہناں چاک نہیں چکیا چاک ملے
قاضی: تڈاں قاضی چا کتاب شتاب آیا
رکھ تاب عتاب خطاب کیتا
تھاں بھی سیالیں دے سوڑ سنگوڑ دچوں
گوڈا کھوڑ تے سوال جواب کیتا
تیکوں روز حساب عذاب تھیسی
کم اہو توں غیر صواب کیتا
کہیں کنواری پچھوں نہیں خواری اینویں
جیویں تیکوں چا رب خراب کیتا
ہیر آکھے وے ملاں مار پودئی شالا غار تھیویں
اہو مسلہ تاں کڈھ نروار کیجے
جیکا آپنڑے وات دکیل ہووے
اسے نال کہیں گفتار کیجے
گھن روک رواز الائوندا ہئیں
وٹیڑیں نال تیکوں سنگسار کیجے
اہو آکھ کہڑی تفسیر لکھیئے!
رانجھو یار کنوں ہیر دھار کیجے

شاعر: تڈاں ملاں ہیر کنوں بلاں بھل ٹریا
دعویدار دیاں دعوائیں چک گیاں
کھپ کھس کنوں کل بس کیتی
نڑیاں سبھ سیالیاں دیاں سک گیاں
بحری باز جڈاں پرواز کیتا
چیباں چپ کرلس لک گیاں
تتھاں غم کنوں چماں نم کیتیاں
پٹھیاں خم کر جھر جھک گیاں
تڈاں دائی مائی جیکا آلی آہی
ول والی کنوں بس کر گئی
شور شر گیا ویڑھا ٹر گیا
زور زر والی کل ڈر گئی
کھیڑے کھر والی کندھی کر سبھا
بچ ڈر کنوں ول گھر گئی
گھر گھر دے وچ خبر اہا
اینویں کر جاتوں ہیر مر گئی
تڈاں منہ مٹ سبھوئی دعوے سڑ گیاں
ھکا ہیر سچی دعوی کھٹ بیٹھی
ڈے سٹ اپھٹ اگھٹ اہے
چٹیاں چٹ سبھوئی مار مٹ بیٹھی
لٹ پٹ الٹ پلٹ والی!

بازی بازاں وانگوں ول جھٹ بیٹھی
تاڑی مارتے جھار اڈا سبھا
رانجھو یار دے نال چڑھ کھٹ بیٹھی
سوہیر رانجھے سیج سیر رکھیا
کھنڈ کھیر چا رب وہاب کیتے
کھپ کھپ اوہی مرکھپ گیاں
جنھاں ہیر اتے تک تاب کیتے
تیرھیں سن دی بھی ترسٹھ[1] آہی
سٹھ بیت میں جوڑ کتاب کیتے
حمل حق ناحق پاک جانڑے
کلمہ پڑھ شتاب ثواب کیتے

۱؎ ۱۲۶۳ھ

محبوب سے خطاب اور التجا

ا: آ سوہݨا جانی یار میݙا
گل لگ کروں مٹھیاں گالھیاں جی
تساں باجھ آرام حرام ہویا
تیݙے مار وچھوڑے نال گالھیاں جی
اوڑا پاڑا جھڑا مہݨے ݙیندا
تنہاں کوں ݙے توں آیار ݙکھالیاں جی
نال حمل فی الحال ملو !!!
دھوتیاں سبھ ھتیوں سڑ کالیاں جی

ب بات برہ دی رات ݙینہاں
ہیہات ہیکلی کوں چھوڑ گیوں
ݙے غم و ہم الم اساݙا
لنگ لنگ بھی سبھ الوڑ گیوں
وچ آس اداس پیاس پیا
رت ماس ہݙاں توں بھی روڑ گیوں

ت تیݙی یاد نہیں وو دلبر
اساں نال اکھیاں کیوں لیندا ہوں
اہے بنھیاں، کجلیاں، کالیاں
ݙکھاں والیاں ݙہوں کیوں چیندا ہوں

پچھیں جے تیکوں وفا دی ناہیں
جفا کیتے کیوں کھل الیندا ہوں
ہُݨ تاں جُمل توں گھنڈ کریندائیں
اگے تاں کول بلھیندا ہوں

ث ثواب گناہ دا لے دنگ
لنگھ ݙوہیں دل ݙوریئے
ہکے گھور تیݙی چکچور کیتا
پلو پور تے وِچ وہلور پئی
کیہے ݙوہ ساکوں سٹ ݙور گیوں
سائیں! ساتوں کیا قص قصور پئی

ج جݙاں روح پیدا ہوئے
تݙاں میں تیݙا اسلام کیتا
الست بربکم رب کہیا
اساں قالو بلےٰ دا کلام کیتا
روحاں رب کوں سجدہ ݙتا
اساں عشق تے اگوں امام کیتا
ہُݨ ہور جمل کوں کجھ ݙورنہیں
نت ورد وظیفہ تیݙا نام کیتا

ح حسن تیݙے ہلاں کیتیاں
تݙاں چھٹ پیاں تیݙیاں لکھ چھلاں
جیݙے چڑھن تیݙے وِچ لڑن

گھم گھیر گھتدیاں نی تیریاں گھلاں
ایہہ نین تیڈے تاں تفنگ تکھے
جنگی جوڑ کھڑے ہسنی کشتی کلاں
حمل ہیئی تاں غلام تیڈا
لکھ سو بھریندے نی تیریاں ڈھلاں

خ — خدا کنوں ڈر سائیں
خونی نین اپنے جھل میاں
ول ول غریباں دے گل پوندے
چائی ودے نے خون خلل میاں
ہک اصل اجل بیا گھتیوئی
کانڑ اجل کجل میاں
پیچ آکھ سوہنا سبھ نال اینویں
کرنا ہیئے نی کانڑ حمل میاں

د — دوا دیدار تیڈا
گفتار بیماراں دی بچی اے
رس ماس تاں آس پیاس پیتا
ونج ساس رہیا لک ٹکی اے
نال نگاہ نواز سائیں
پلی ہکی طبیباندی چکی اے
ہنڑ ہور حمل حکیم رہیے
آ جھولی تساڈڑے جھکی اے

ذ ذوق لتاڈے زور آندا
سر شور پیا وچ شومیاندے
رنگی رنگ زلف دی جنگ جوڑی
رنگ روپ جیویں رخ رومیاندے
مژگاں دے مرچے مارن آ دن
جیویں الٹن ارد الو میاندے
حمل فوج حسن دی ہلاں کیتی
زوری زور لڑن زرتے زدمیاندے

ر رسن دی ریت تیکوں
اہا کھڑے پلیت پڑھائی جے
اہا فوج تیڈی انھاں عاشقاں تے
چغل کھڑے تاں چول چڑھائی جے
بولے تیز سٹک کو لا کیتا
بینسر کیوں لباں تے لڑائی جے
حمل ہتھ نہ اندیئے مت میکوں
جیڑھی دل ہیں دل اڑائی جے

ز زلیخا دے خواب وانگوں
ساکوں خواب ڈکھا بے خواب کیتی
باجھ حساب قصاب وانگوں
زیرے ہیرے چاک کباب کیتی
حمل حال حوال دا سوال کیتا

تھاں دا کھڑ نہ پھر جواب کیتی

س سینہے میں تاں منج رہیاں
جانی تیرا کوئی دعا سلام نہیں
رات ڈینہاں تیڈی راہ بھالاں
انھاں اکھیاں کوں کوئی آرام نہیں
وَریہہ ماہ گئے مد گھنی ہوئی
اجاں آون دا کوئی انجام نہیں
نام اللہ دے مڑ آویں وے ڈھولن
حمل دا ہور حکام نہیں

ش شالا جانی یار آسی
تھیسی ویڑھا بھی باغ بہار میاں
ہار ہار ہنجوں دے میں ہار پوتے
کر آؤسی بھی ہار سنگار میاں
ڈھول آؤسی تاں میں ڈھول وجا
ڈلیاں پھیرڑیاں لکھ ہزار میاں
حمل ہک واری جانی یار ملے
اٹھی وینجے تے کل ازار میاں

ص صبر کراں صبر ہوندا نہیں
بھاں بھن نہیں اوندا ہے
اٹھیاں گھمیاں بھی آرام نہیں
سمھن سیج اتے نہیں بھاؤندا ہے

ہار سنگار ماہی یار باجھوں
ہار مار وانگوں ماہیو کھاؤندا اے
حمل ہٹ ہزار ازار ونجے
جڈاں یار سیکوں گل لاؤندا اے
ض ضرور سگھا آویں سائیں
تیڈے کاݨ سدا دل سکدی اے
تساں باجھ جہان ویران ڈسے
کہیں جا ٹکانے نہ ٹکدی اے
جھک جھک جاگدیں رات ونجے
کنوں چاک چھوڑسے ہیٔ چکدی اے
ہوراں کوں حمل ہور سمجھیئے
ساکوں تاری لگا ہک رب دی اے
ط طلب تساڈڑی تار ہوئی
کھڑے وار آسیں بیٹھی وار گھڑاں
ٹک چھپ نہیں ہݨ لوک کنوں
نت نت بیٹھی نر وار گھڑاں
ایں راہ اتوں کئی آندے جاندے
بیٹھی پیادے تے سو سوار گھڑاں
حمل حب جنھاندی اُہو یار آوے
تھورے یار دے لکھ ہزار گھڑاں
ظ ظاہر سݨیا ہے سبھ سیالیں

پیئی نہ سُدھ سہیلیاں کوں
ترتار ویساں ماہی یار ڈِہوں
سٹ پٹ تے ہندھ جھولیاں کوں
پو واں ٹرپ تے ڈیون ڈرپ
کالے کپ تاں کانہہ کوئلیاں کوں
جنھاں کوں لگی ہوسی سُدھ تنہاں کوں
حمل کیہی سُدھ سہیلیاں کوں

ع عشق آیا اکھیں لگ رہیاں
آ عشق عقل دی جنگ لگی
عشق عقل کوں تنگ کیتا
آ جنگ تاں رنگ برنگ لگی
تھی تنگ عقل جنگ ہار بیٹھا
جڈاں عشق دی توپ تفنگ لگی
حمل ہوش ہنر فراموش تھیا
جڈاں نیناں دی نوک لینگ لگی

غ غریب نمانیاں ڈِہوں
کر بھیرا آپ بھلا سائیں
کانگاں لکھ کے کانگ اڈاتھکی
ول واگاں توں بھیر ولا سائیں
ہک ھکلی کوں چھوڑ گیوں
جی جوشاندے وِچ جلا سائیں

لساں باجھ جمل دا ہور نہیں
آئیں دور نہ ڈیہڑے لا سائیں

ف فراق فنا کیتا!
ونج بڈ رہیے بُنْ بڈیاں نی
سڈ سڈ کے بُڈ ہلاک ہوئے
ٻڈ ٻڈیاں ہویاں جھڈیاں نی
دل دا دیرا لٹ کے سوہنڑاں
عشق او طاقاں اڈیاں نی
وِہلا دل تاں دل جمل جیوے
نہ تاں وتھیاں پیاں وچوں وڈیاں نی

ق قاصد ونج یار کولوں
پہلوں پاندھی ونج پاوڑنا ہیئی
باہنہاں بدھ کے کنڈ نوا اگوں
ساڈا حال حوال سناوڑنا ہیئی
آکھیں سولی ہوسی نہ تے مرجاسی
سِگھا آ سائیں جے آوڑنا ہیئی
کر کرم تے بھر قدم جلوں
جے کجھ دم جمل جواوڑنا ہیئی

ک کڈاں آ ڈسی سوہنڑا یار میڈا
بیٹھی روندی تے راہ ڈیکھیندیاں میں
اُہیں سیج اُتے سوہنڑا یار بہسی

اہے ٹیکاں ڈے ڈکھ ٹلیندیاں ہیں
پل پل دے وچ حمل اینویں
بیٹھی گوڑھے تاں گل گلیندیاں ہیں

ل لاڈ سوہنے دا لکھ لہے
لکھ لہندیئے لوڈ لٹکدی جے
نال لٹک کٹک چڑھے
کر فوج تاں ناز نٹکدی جے
لٹ پٹ کٹک اٹک پووے
جیویں جنگ کٹک اٹکدی جے
ہٹ ہٹ حمل ہٹک رہیے
نہیں نال ہٹک ہٹکدی جے

م میکوں متاں متیاں ڈیوو
تھیاں مست الست آواز کنوں
روز میثاق رانجھو یار ڈتا
پر پیالہ تاں مئے مجاز کنوں
آہیں ڈینہہ دی ہیں تاں اداس پھراں
نہ محرم رانجھو دے راز کنوں
حمل ہیر ہمیشہ حیران پھرے
چھل نانگ نیٹاں دے ناز کنوں

ن نویں انج آئی نیاپے
یار سجن دے پار کنوں

انج کل توں نال ملاقات تھیسی
جدا ڈینہہ لنگھسے لاچار کنوں
دلگیر دی دل سدھیر تھئی
دلدھیر ملی دلدار کنوں
حمل حمد ہزار ہمیشہ پڑھے
لتھا غمیں دا بار ہیبار کنوں

و واؤ ویلے نی وا وصال والے
تھئی امید عجیب دے آونڑ دی
ہک خوشی تے خبر سیں آوندا اے
ڈوجھے نال بچی گل لاونڑ دی
تریجھی خوشی تاں خوف خلل ویسی
چوتھی خوشی تاں کھل الاونڑ دی
حمل کوں نت ہمیشہ بھاوے
مٹھی گالھ مٹھے من بھاونڑ دی

ھ ھل پیا وبج کل سیالیں
یار میڈے گھر آیا جی
دل شاد زغم آزاد تھئی
ول دیڑھا چارب وسایا جی
جہڑیاں اکھیاں ڈیکھنڑ کانڑ رنیاں
انہاں اکھیاں کوں رب ڈکھایا جی
حمل ہنڑ حبیب طبیب ملیا

ڈکھ دل دا سبھ سدھایا جی

لا لاہ حجاب لنگھ دوست آیا
تن من میڈا مسرور تھیا
خوشی خوب تھئی محبوب ملیا
سبھو سوال میڈا منظور تھیا
جیسے سیر کنوں بھر پیر آیا
اہو سیر کلی پُر نور تھیا
حمل حُب والا محبوب ملیا
ساکوں حاصل حج حضور تھیا

(الف) اج اساں کن عید تھئی
رب آس امید پچائیے جی
آئی عید تے غم بعید تھئے
جڈاں دلبر دید ڈکھائیے جی
واہ واہ جو وقت وصال آیا
بی سبھ گئی عمر اجائیے جی
حمل ! غم جایا عیسیٰ دم آیا
جیسے مٹی چا جند جوائیے جی

ی یار ساکوں اج آ ملیا
جنھاندے کان اساں سدا گولڑے بھی
سدا ساہ کنوں نت نیڑے وَسے
پئی سدھ آیا بھن او لڑے بھی

جنھاندے سک ساکوں ہوئی آ ملیا
ہُݨ بھج پئے سبھے بھولڑے بھی
جمّل نال وصال بحال تھیا
نگئے وتّج والے رنج رولڑے بھی

فرہنگ

لعل لوّاری: لعل لواری سے مراد خواجہ شاہ محمد حسنؒ ہیں جنہیں معتقدین غوث الاعظم کے لقب سے بھی یاد کرتے ہیں آپ ۱۸۱۹ء میں پیدا ہوئے اور ۱۸۸۰ء میں وفات پائی۔ چَحل لغاری کے کلام سے اس بات کی شہادت ملتی ہے کہ وہ شاہ مدنی محمد حسن کے مرید تھے۔ اور آپ کو لعل لواری کے لقب سے یاد کرتے تھے۔

شاہ مدنی محمد حسن کا سلسلۂ نسب حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ملتا ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد خلیفہ ہارون الرشید کے دَور میں سندھ تشریف لائے اور ٹھٹھہ کے نزدیک سکونت اختیار کی اس خاندان کے بزرگان میں سے سلطان الاولیا خواجہ محمد زمان اوّل (۱۷۱۳ء تا ۱۷۷۴ء) خواجہ گل محمد (۱۷۶۳ء تا ۱۸۰۳ء) خواجہ محمد زمان ثانی (۱۷۸۳ء تا ۱۸۳۱ء) خواجہ شاہ محمد مدنی حسن (۱۸۱۹ء تا ۱۸۸۰ء) اور خواجہ محمد سعید (ولادت ۱۸۴۷ء) مشہور ہیں۔

ہیر: لوک روایات کے مطابق ہیر جھنگ کے چوچک سیال کی بیٹی تھی۔ اسے ہزارے کے ایک باشندے رانجھا سے محبت ہوگئی۔ جب اس کے رشتہ داروں کو اس معاشقے کا علم ہوگیا تو ہیر کا نکاح رنگ پور کے سیدے کھیڑے سے کردیا گیا۔ لیکن وہ وہاں سے اپنی نند سہتی کی مدد سے رانجھے کے ساتھ چلی گئی۔ لیکن راستے میں پکڑی گئی۔ ہیر کے والدین نے اسے زہر دے دی۔ اس کا مقبرہ جھنگ میں ہے۔

لوک روایات کے مطابق ہیر سچے عاشق یا معشوق کی مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ اور اکثر لوگوں کے نزدیک اس کا رتبہ ولی اللہ کا ہے۔

ہیر کا رومان دوسرے لوک
رومانوں کی طرح لوگوں کے دوغلے پن
کی عکاسی کرتا ہے ۔ مشرقی سماج میں کوئی
شخص یہ برداشت نہیں کرتا کہ اس کی
کوئی بیٹی ہیر کا کردار ادا کرے اور
نہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا نام ہیر رکھنے
کے لیئے تیار ہے ۔ مگر اس کے باوجود
ہر شخص دوسروں کی بیٹی سمجھتے ہوئے
ہیر کے واقعے پر عش عش کرتا ہے
ہیر کا واقعہ جاگیردارانہ سماج کی
پیداوار ہے ۔ اس سماج میں کسی شاہزادے
(جو جاگیرداروں کے ایک بڑے خاندان
کا فرد ہوتا ہے) یا کسی مراعات یافتہ
طبقے کے کسی فرد کا کوئی واقعہ جب
ٹریجڈی کا روپ اختیار کرتا ہے ۔
تو اسے پورے سماج کی ٹریجڈی کی
حیثیت سے شہرت دی جاتی ہے اور وہ
ٹریجڈی آہستہ آہستہ ایک لوک قصے
کی شکل اختیار کر لیتی ہے ۔

ہیر کے بارے میں بلال زبیری مرحوم
کا موقف یہ ہے ۔ کہ اس کا اصل نام ۔
عزت بی بی تھا ۔ وہ اپنے باپ چوچک
کے مرشد احمد کبیر بخاری کی دعا کے نتیجے میں
پیدا ہوئی ۔ ہیر اس کا لقب تھا ۔ جس کا
مطلب عابدہ یا ہیرے کی کنی ہے ۔
رانجھا اپنے مرشد کی ہدایت کے مطابق
سلوک کی منزلیں طے کرنے کے سلسلے میں
ہیر کے ہاں رہائش پذیر ہوا ۔ سیالوں
کے سیاسی مخالف کھرلوں نے ہیر کا
رانجھے کے ساتھ من گھڑت معاشقہ
لوگوں میں پھیلا دیا ۔ اس کی تصدیق
ڈاکٹر محمد باقر کی تصنیف "پنجابی قصے
فارسی زبان میں" سے ہوتی ہے ۔ جس
میں تحریر ہے کہ سیالوں کی ہتک اور
توہین کے لیئے کھرلوں نے اس قصے
کو پھیلایا ۔

بعض محققین کے مطابق اس لوک
رومان کا تعلق جزائر برطانیہ کے ایک
لوک رومان سے ہے ۔ جس نے اپنے سفر
کے دوران اپنی شکل میں تبدیلی کر لی ۔
اس لوک رومان کے واقعات اور
کردار کے ناموں میں بعید اختلافات

پائے جاتے ہیں ۔ جو اسے مشکوک بنا دیتے ہیں۔

اس واقعے کو سب سے پہلے بیان کرنے والوں میں دامودر داس کے علاوہ فارسی شاعر سعید سیدی اور ہندی شاعر ہمت خان کا نام شامل ہے
دامودر داس خود کو اس واقعے کا چشم دید گواہ کہتا ہے اور ہیر کے باپ سے اپنے مراسم کا بھی ذکر کرتا ہے ۔ اس کے بیان کے مطابق یہ واقعہ اکبر اعظم کے دور کا ہے ۔ لیکن بلال زبیری کی تحقیق کے مطابق ہیر کا عہد بہلول لودھی کا عہد ہے ۔

سرائیکی میں بہت سے شعراء نے اس رومان پر طویل نظمیں یا مثنویاں کہیں ۔ ان میں چراغ اعوان ۔ سچل سرمست اللہ بخش عارض ۔ سوبھا خان، مولوی نور دین مسکین ، جلال کلیم، حاجی اللہ بخش خادم ۔ احمد بخش غافل، کریم بخش واصل میرن شاہ ۔ جمل لغاری اور کئی دوسرے شعراء شامل ہیں۔

صوفی شعراء کے ہاں ہیر ایک سچے اور جانباز عاشق کی حیثیت رکھتی ہے ۔ اور وہ اسے ایک مثالی اور واصل باللہ کی علامت کے طور پر اپنے کلام میں استعمال کرتے ہیں ۔ بعض شعراء نے اس رومان کو ایک تمثیل قرار دیا ہے
مولوی نور دین مسکین کے ہاں اس رومان کے کردار مختلف علامات کے حامل ہیں ؎

قصہ معراج دا ڈِے ہوش ڈُبے کر
رنجھیٹے ہیر دے کوں پوش ڈِے کر
میرا مقصود رانجھن مصطفےٰ ہے
تے جوگی لامکانی خود خدا ہے
تے مائی ہیر ہے امت گنہگار
اتے کھیڑا اڈیڑا نفس بدکار

ثمود: قرآن مجید میں ثمود کا ذکر ایک قوم کے نام سے آیا ہے لیکن تاریخ اقوام عالم میں اس کا تذکرہ کہیں نہیں پایا جاتا اسلامی روایات کے مطابق ثمود عرب کی ایک قدیم قوم تھی ۔ جو بعد میں شام میں جا بسی ۔ اس قوم کے افراد کے قد

ساٹھ فٹ سے سو فٹ کے تھے۔ اور جسمانی طاقت اتنی تھی کہ جب خشک زمین پر پاؤں مارتے تو ٹخنوں تک زمین میں دھنس جاتے۔ قرآن مجید کے مطابق وہ غاروں میں رہتے تھے اور چٹانوں کو تراش کر گھر تیار کرتے تھے۔ اس قوم کی ہدایت کے لئے حضرت صالح کو بھیجا گیا مگر اس قوم نے ان کی تکذیب کی اور عذاب الٰہی میں مبتلا ہوئی۔ جس سے ان کا نام و نشان بھی مٹ گیا۔ اس قوم کا شجرہ اسلامی کتابوں میں یوں درج ہے:۔

ثمود بن آدم بن ثمام بن حضرت نوحؑ

عاد: قرآن مجید میں عاد کا ذکر ایک قوم کی حیثیت سے آیا ہے۔ اسلامی کتب کے مطابق یہ قوم ثمود قوم سے پہلے ہو گزری ہے اس قوم کا شجرہ یوں دیا گیا ہے: عاد بن عوص بن حضرت آدمؑ۔ یہ قوم بھی خدا کی نافرمانیوں اور گناہوں کی وجہ سے صفحۂ ہستی سے مٹا دی گئی۔ تاریخ اقوام عالم میں اس قوم کا کہیں ذکر نہیں پایا جاتا۔

الست بربکم: یہ قرآن مجید کی ایک آیت کا حصہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ "کیا میں تمہارا رب ہوں؟" قرآن مجید کی سورہ اعراف آیت ۱۷۲ میں اس واقعے کا ذکر کیا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے سب روحوں کو پیدا کیا تھا تو یہی سوال کیا تھا۔ جس کے جواب میں سب روحوں نے بلیٰ یعنی ہاں کہا تھا۔

قالو بلیٰ:۔ قرآن مجید کے مطابق جب اللہ تعالیٰ نے سب روحوں کو پیدا کیا تو ان سے دریافت کیا "الست بربکم" یعنی کیا میں تمہارا رب ہوں۔ تو ان روحوں نے 'بلیٰ' کہا۔ یعنی ہاں۔ قرآن مجید کی سورہ اعراف ۱۷۲ میں قالو بلیٰ کے الفاظ کے ذریعے سے ان روحوں کے اثبات میں جواب کا ذکر کیا گیا ہے

لمن الملک: یہ قرآن مجید کی اس آیت کا حصہ ہے لمن الملک الیوم یعنی کس کا راج ہے اس دن؟ قرآن مجید میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے یہی سوال کرے گا
اور خود ہی جواب دے گا۔ للّٰہ الواحد القہار
(سورہ مومن ۱۶) یعنی "اللہ کا ہے جو اکیلا
ہے دباؤ والا"۔ سرائیکی زبان کے صوفی شعراء
کے کلام میں قیامت کے روز پیش آنے
والے اس واقعے کا ذکر کئی طرح سے ملتا
ہے۔ خواجہ فریدؒ فرماتے ہیں ؎

بھی خوب بتایا باتاں !!
بکھڑے راز انوکھیاں گھاتاں
گم تھیاں کوڑیاں ذات صفاتاں
لمن الملک دا دورہ آیا

قادر بخش بیدلؔ فرماتے ہیں ؎

شاہ حسن دیاں حل ہنگاماں
تیڈا دین کفر اسلاماں
جا بر و تج جوڑ ن
لمن الملک پڑھیندا

خودی: حق تعالیٰ کے علاوہ بعض صوفی
شعراء کے کلام میں خودی سے مراد انسانی
انا یا غرور ہے۔ صوفیا کرام کے خیال
مطابق جب تک خودی کو ختم نہیں کیا
جاتا۔ اس وقت تک نہ انسان کو خدا
مل سکتا ہے اور نہ معراجِ انسانیت حاصل
ہو سکتی ہے۔ اس لئے وہ خود بھی اور
اپنے مریدوں کو بھی خودی کو ختم کرنے
کی ہدایت کرتے رہے۔ لیکن ڈاکٹر اقبالؒ
کے ہاں خودی سے مراد خود شناسی ہے
جو ایک اہم انسانی خوبی ہے۔ اگرچہ خود
شناسی ایک خوبی ہے۔ لیکن ڈاکٹر
اقبالؒ نے اس کے لئے خودی کا لفظ استعمال
کر کے جس روایتی مفہوم سے گریز کیا ہے
اس کے نتیجے میں خودی کے معنی میں ایک
ابہام پیدا ہو گیا ہے۔ اقبالؒ کے ہاں
خودی کا ذکر یوں ملتا ہے ؎

خودی ہے زندہ تو ہے فقر بھی شہنشاہی
نہیں ہے سنجر و طغرل سے کم شکوہِ فقیر
خودی ہو زندہ تو دریائے بیکراں پایاب
خودی ہو زندہ تو کہسار پرنیاں و حریر

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ: یہ ایک معروف عارفانہ اور
دانشمندانہ قول ہے جس کا مطلب ہے
کہ جس نے اپنے آپ کو پہچانا اس
نے اپنے رب کو پہچانا۔ صوفیاءِ کرام

نے اپنے عقائد میں اس قول کو کافی اہمیت دی ہے۔ اور بہت سے صوفی شعراء کے کلام میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

عیسیٰ: یہاں عیسٰے سے مراد حضرت عیسیٰؑ ہیں جو ایک مشہور نبی ہیں۔ جن پر انجیل نازل ہوئی اور جن کے پیروکار عیسائی کہلاتے ہیں۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسےٰؑ بغیر باپ کے حضرت مریم کے لطن سے پیدا ہوئے۔ آپ نے تینتیس ۳۳ سال کی عمر میں وفات پائی اور شادی نہیں کی۔

حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ آپ کو یہودیوں نے مصلوب کیا۔ لیکن کچھ دن بعد آپ زندہ ہو کر آسمان پر چلے گئے اور باپ (اللہ تعالیٰ) کے پہلو میں جا بیٹھے۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ مصلوب نہیں ہوئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے بخیریت آپ کو آسمان پر اٹھا لیا۔ آپ قیامت سے قبل زمین پر واپس لوٹیں گے۔ احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو مصلوب کیا گیا لیکن وہ زندہ بچ گئے۔ اور فلسطین سے ہجرت کر کے کشمیر میں مقیم ہوئے۔ یہیں تبلیغ کی اور سری نگر میں فوت ہو کر دفن ہوئے۔

حضرت عیسیٰؑ کی تعلیم عدم تشدد پر مبنی ہے۔ آپ کا پہاڑی خطبہ بڑا معروف ہے۔ جس میں یہودی علماء کے دوغلے کردار پر کڑی نکتہ چینی کی گئی ہے۔ کچھ آزاد خیال مغربی محققین سرے سے حضرت عیسیٰؑ کا وجود ہی تسلیم نہیں کرتے۔

جمجمہ سلطان: جمجمہ کا لغوی معنی سردار ہے۔ جمجمہ سلطان کا ذکر تاریخ کی کتب میں نہیں ملتا۔ لیکن بعض مذہبی کتب میں اس کا اتنا ذکر ملتا ہے کہ جمجمہ سلطان مصر کا بادشاہ تھا۔ اسے موت کے بعد حضرت عیسیٰؑ نے چالیس دن کے لئے زندہ کیا۔ اس نے اپنی زندگی، موت، عذاب قبر اور دوزخ کی روداد بیان کی۔ نئی زندگی میں وہ ایک نیک انسان ثابت ہوا اور پھر مرنے کے بعد جنت میں داخل ہوا۔

کتابیات

۱۔ قرآن مجید — ترجمہ شاہ رفیع الدین
پتہ :۔ تاج کمپنی لمیٹڈ۔ لاہور

۲۔ کلیات تجمل — مرتبہ : ڈاکٹر نبی بخش بلوچ — باراول ۱۹۵۳ء
پتہ :۔ سندھی ادبی بورڈ۔ حیدرآباد (سندھ)

۳۔ بیدل سندھی — مرتبہ :۔ محمد اسلم رسول پوری — باراول ۱۹۷۸ء
پتہ :۔ بزم ثقافت۔ محلہ مائی مہربان۔ ملتان

۴۔ سندھی اردو لغات — مرتبہ : ڈاکٹر نبی بخش بلوچ، ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان۔ باراول ۱۹۵۹ء
پتہ :۔ سندھ یونیورسٹی۔ حیدرآباد (سندھ)

۵۔ اسلامی انسائیکلوپیڈیا — مرتبہ : محبوب عالم — باراول ۱۹۲۳ء
پتہ :۔ محبوب عالم پیسہ اخبار پیسہ اخبار سٹریٹ۔ لاہور

۶۔ خلیفہ صاحب جو رسالو — مرتبہ : ڈاکٹر نبی بخش بلوچ — باراول ۱۹۶۶ء
پتہ :۔ سندھی ادبی بورڈ۔ سول لائن حیدرآباد (سندھ)

۷۔ تقویم سن ہجری و عیسوی — مرتبہ :۔ ابوالنصر محمد خالدی — بار دوم ۱۹۵۲ء
پتہ :۔ انجمن ترقی اردو۔ کراچی (سندھ)

سرائیکی شاعری

منتخب کلام • قادر بخش بیدل

منتخب کلام • سچل سرمست

مرتبہ: محمد اسلم رسولپوری

بزمِ ثقافت: محلہ مائی مہربان
—— ملتان ——